جلد ۸ || ۱۵ ار صلح ۱۳۳۸ھش ۵ ر رجب ۱۳۷۸ھ ۱۵ ر جنوری ۱۹۵۹ء || نمبر ۲

جمہوریت حکومت و ریاست

از مکرم مولوی محمد سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

کوئی تاریخی دستاویز تو موجود نہیں۔ لیکن انسانی معاشرت کی ہیئت اجتماعیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب نطق و عقل کے زیور سے آراستہ ہوا۔ تو اسے حقوق و تعاون باہمی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اسی ضرورت نے تمدن کی بنیاد ڈالی۔" معاہدۂ عمرانی" جس پر حکومت کی بنا قائم ہوئی۔ اسی باہمی حقوق و تعاون کے احساس کا نتیجہ ہے۔ جمہوریت ہو یا آمریت و شخصی حکومت ان تمام طرز حکمرانی کو اسی ضرورت نے جنم دیا ہے۔ حکمرانی کے متعلق جو مختلف نظریات قائم ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ معاہدہ۔ نوع جن اندار زندگی کی حفاظت کیلئے وجود میں آیا۔ کسی کے نزدیک اس کی حفاظت جمہوریت تھی اور کسی کے نزدیک آمریت۔ اور سچ پوچھیے تو جمہوریت یا آمریت جو انسانی ثقافت ہی کی پیداوار ہے۔ خود قومی و حالات کے مطابق ظہور میں آتی ہے۔ انسانی معاہدۂ عمرانی اپنے قیام و بقاء کے لئے ایک با اقتدار مجلس کا محتاج ہے۔ وہ مجلس کبھی منتخب ہوتی ہے اور کبھی نامزد۔

جنگجو فطرت

اب رہا یہ سوال کہ آخر انسان کی ہیئت اجتماعیہ میں وہ کونسا نقص یا کمی پایا جاتا ہے۔ جس کے باعث وہ ایک با اختیار و با اقتدار مجلس کا محتاج ہے یعنی مجلس منتظمہ۔ عدلیہ اور قانون ساز کا تو فلسفیوں اور افلاطی نکتہ دانوں نے اسکی مختلف وجوہ بتائی ہیں۔ کسی کا خیال ہے کہ انسان فطرتاً جنگ جو واقع ہوا ہے۔ وہ طبعاً خونریزی پسند کرتا ہے۔ فرشتوں نے اسی کا یہی رجحان دیکھ کر انسان کو لباس وجود پہنانے کی مخالفت کی تھی۔ اور خدا سے کہا تھا کہ آپ ایسی مخلوق کیوں پیدا کر رہے ہیں۔ جن کا پیشہ ہی "سفک دم" اور خونریزی ہوگی۔

جو لوگ اس نظریہ کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب انسان نے عقل اور ترقی کے میدان میں قدم رکھا تو اس کی جنگجو فطرت اس راہ میں روک ثابت ہوئی۔ انسان جب معاشرت باہمی ہیئت اجتماعیہ اور معاہدۂ عمرانی کا کوئی ڈھانچہ تیار کرتا تو خونریزی و سفک دماء کی خواہش بنے بنائے ڈھانچہ کو برباد کر ڈالتی۔ اس لئے اس نے آپس میں ایک معاہدہ کیا یعنی "ترک حقوق باہمی" کا معاہدہ۔ اس معاہدہ کے ماتحت انسان اپنے بعض حقوق سے دست بردار ہو گیا۔ اور اس نے اپنے بعض حقوق ایسی مجلس یا شخصیت کے سپرد کر دیئے جو قوم و ملت کے مفاد عامہ کی حفاظت کر سکے۔ بادشاہ، وزراء یا صدر مملکت و ارکین سلطنت اور فوج و سپاہ اسی "معاہدۂ ترک حقوق باہمی" کے باعث وجود میں آئے۔ منجملہ اور فلسفیوں کے فارابی جو عہد عباسی کا ایک زبردست فلسفی گذرا ہے۔ اس کا یہی نظریہ تھا۔

شک گمان

لیکن دوسرے مکتب خیال کے لوگ کہتے ہیں کہ انسان فطرتاً جنگجو نہیں بلکہ شکی واقع ہوا ہے۔ وہ اپنی اس فطرت کے باعث سبھوں کو شک اور بدگمانی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا نقص ہے جو ہر تعمیر اور ہیئت اجتماعی کا دشمن ہے۔ اس لئے انسانی سوسائٹی ایک اقتدار اعلیٰ کی محتاج ہوئی۔ اور وہ اقتدار اعلیٰ کبھی جمہوریت کو حاصل ہوتا ہے اور کبھی بادشاہت و آمریت کو۔ جو اس نظریہ کے قائل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انسان مقتدر اعلیٰ کو اپنے بعض حقوق نہیں بلکہ کل حقوق سونپ دیتا ہے۔ اور یہی بادشاہ یا صدر مملکت اسکی جان و مال عزت آبرو اور رزق و معاش کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ موجودہ اشتراکیت کا ماخذ و سرچشمہ یہی نقطۂ نظر ہے اور اس زمانے میں اسکی ابتداء کارل مارکس اور ہنگر جیک سے بتایا جاتا ہے۔ گو بہت پہلے عہد قدیم سے ارباب فکر اس مسئلہ پر غور و فکر کرتے چلے آرہے ہیں

ارسطو کی اخلاقیات اور افلاطون کی ریاست تو مشہور ہے۔ اس نظریہ کے مطابق انسان کی انفرادیت ختم ہو جاتی ہے اور وہ مملکت کا غلام بن کے رہ جاتا ہے۔

خواہش امن و سکون

ان دونوں نظریوں کے علاوہ ایک اور نظریہ بھی ہے اور وہ ہے خواہش امن و سکون والا نظریہ۔ اس نظریہ کے حامی کہتے ہیں کہ معاہدۂ عمرانی کی بنیاد فطری مخاصمت پر ہے نہ خوف و شک پر۔ بلکہ اس کی بنیاد محض امن و سکون کی خواہش پر ہے۔ سیاسی مقصد کی خاطر انسان آپس میں ایک معاہدہ کر لیتا ہے۔ اس ... انسان کی انفرادیت پر کوئی حرف نہیں آتا۔ بلکہ درحقیقت سارے اختیارات عوام ہی کے قبضہ میں ہوتے ہیں۔ اور عوام ہی کی ایک نمائندہ جماعت ملک کے داخلی و خارجی امور کا انتظام و نگہداشت کرتی ہے۔ اسمبلی یا پارلیمنٹ اسی مقصد کے ماتحت وجود میں آیا۔ اور اس کی تشکیل عوام ہی کے فیصلہ کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ اس عہد میں اسی کو جمہوریت بولتے ہیں۔

اسلام کا نظریہ مملکت

اسلام کا نظریہ مملکت ان تمام نظریوں پر حاوی ہے۔ اسلام نے مملکت کا جو نظریہ پیش کیا ہے اس کی تین اجزاء سے ترکیب ہوئی ہے۔ خلافت۔ انتخاب اور شوریٰ۔ اور اسلام قیام مملکت کا سبب صرف فطری مخاصمت کو قرار دیتا ہے نہ صرف خوف و شک کو۔ اس کے نزدیک یہ تمام امور قیام مملکت کے اسباب ہیں۔ اسلام کے نزدیک انسان جنگجو بھی ہے۔ شکی بھی ہے اور امن و سکون کا خواہشمند بھی ہے۔ اس لئے اسلامی مملکت ان تمام امور کے ازالہ اور قیام کا وعدہ کرتی ہے۔ وہ جنگ و جدل اور شک و بے اعتمادی دور کرنا چاہتی ہے اور سارے ملک میں امن و سکون بحال کرنے کا بھی عہد کرتی ہے۔ اسلام کے معاہدۂ عمرانی کی یہی حقیقت ہے۔

جہاں تک سفک دماء اور خونریزی کا تعلق ہے۔ انسان کے اس فطری نقص یا شوق بدامنی کا ذکر قرآن پاک کے پہلے ہی پارہ میں موجود ہے۔ فرشتوں کے اعتراض کی بنیاد اسی "مطالعۂ انسانیت" پر تھی۔ قرآن پاک یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ انسان میں شک اور بدگمانی کرنے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اسی لئے وہ لوگوں کو ریب و ظن سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔ اور ظن و گمان کو گناہ تک قرار دیتا ہے۔ قرآن پاک کے نزدیک قیام مملکت کا عظیم مقصد امن و سلامتی کا استحکام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے "آیت استخلاف" میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام نے جو نظریۂ مملکت پیش کیا ہے۔ اس سے سارے مفاسد کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اسلام نے انسان کو حق انتخاب بھی دیا ہے۔ اور فرد کی انفرادیت بھی باقی رکھی ہے۔ وہ مملکت کو سارے حقوق سونپ دینے کا قائل نہیں۔ اس لئے کہ یہ غلامی کے مترادف ہے۔ البتہ اسلام معاشی وسائل پر مملکت کی نگرانی کا قائل ہے۔ بنی نوع انسان کے نمائندہ حضرت آدم کو خدا نے ایک ایسی ہی مملکت کے قیام کا مشورہ دیا تھا جس میں انسان کو معاشی فراغت حاصل ہو۔

مملکت کے متعلق نظریات

ہم عہد قدیم سے دیکھتے آرہے ہیں کہ مملکت کے متعلق علماء کے نظریات مختلف رہے۔ کوئی جمہوریت کا قائل ہے تو کوئی بادشاہت کا۔ اگر ان اصطلاحوں سے قطع نظر کر کے صرف اصل حقیقت پر غور کیا جائے تو اتنا معلوم ہوتا ہے کہ جمہوریت ہو یا بادشاہت ان دونوں کے درمیان ایک قدر مشترک ہے۔ اور وہ ہے ایک نظم و نسق۔ ہیئت اجتماعیہ اور معاہدۂ عمرانی کا قیام۔ یہی ضرورت کبھی انسان کو جمہوریت کی طرف لے جاتی ہے اور کبھی آمریت کی طرف۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان جو نظام حکومت قائم کرتا ہے۔ کچھ دنوں تک تو اس میں نشوونما اور ترقی و نشوونما کی صلاحیت رہتی ہے۔ اس کے بعد اس پر زوال آتا ہے۔ ذہن میں جمود۔ عقل میں تکدر اور صلاحیت پر بوسیدگی آ جاتی ہے۔ جب یہ حالت پیدا ہوتی ہے تو پھر آدمی دکتا کر دوسرے نظام کی جستجو کرنے لگتا ہے۔ اسی قانون قدرت کے ماتحت جمہوریت کی جگہ آمریت اور آمریت کی جگہ جمہوریت لیتی رہتی ہے (باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم۔ اے کے تار موصولہ ۱۳ کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور انور کی ٹانگ میں درد ہے۔ عام صحت اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا حکیم احمد صاحب صاحب عیال ابھی تک ربوہ میں ہی اللہ تعالیٰ سب کو خیریت سے رکھے۔

قادیان ۱۲ ر جنوری۔ محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترم حکیم خلیل احمد صاحب کچھ دنوں سے بعارضہ انفلوائنزا بیمار ہیں۔ گو پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرت سر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۹ء

کمر توڑ مہنگائی

غلّہ کی روز بروز بڑھ رہی مہنگائی نے عوام کی کمر دُہری ہو گئی ہے۔ نئی فصل کے تیار ہونے میں ابھی چار پانچ ماہ باقی ہیں اور اگر گرانی کی یہی رفتار رہی تو نہ جانے مزید گذرنے تک کیا کچھ گُل کھلیں!! ملک کی دیگر ریاستوں کی غذائی حالت کا تو ذکر ہی کیا خود پنجاب میں گندم کا نرخ تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے۔ پندرہ سولہ روپے من نرخ تو پُرانی بات ہو گئی ہے۔ اب ۲۲ روپے من اور وہ بھی دیسی گندم کا دستیاب ہونا غنیمت ہے۔ اکثر مقامات پر اس سے کہیں زیادہ ہی قیمت ہوگی۔ یہ حالت اس پنجاب کی ہے جسے غلّے کی کان کہا جاتا ہے۔ دوسرے صوبجات میں اگر حالت اس سے بھی ابتر ہو تو چنداں جائے تعجب نہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس روز افزوں مہنگائی کے باوجود دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہندوستان ترقی کر رہا ہے۔ ہمیں بعض دوسری شقوں میں اس کا اعتراف ہے مگر اس ترقی سے کیا حاصل کہ ملک واسیوں کو پیٹ بھر کر کھانا بھی میسر نہ آسکے۔ اور عوام کے نمائندے ان کی ایسی مشکلات کے حل کرنے کے لئے بروقت حرکت میں نہ آئیں۔ نہ جانے یہ لوگ کس وقت کے انتظار میں ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ عوام کے اس ناقابل برداشت بوجھ کو ہلکا کرنے کی بجائے بعض سیاست دانوں کے بیانات تو مضحکہ خیز صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ بعض پسماندہ ریاستوں میں نسبتاً زیادہ گرانی کا حوالہ دے کر اپنے علاقہ کے لوگوں کو تسلی دینے کی کوشش کریں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ دانستہ طور پر اپنی کمزوری اور نااہلیت کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اس قسم کی لمبی چوڑی تقریریں مقرر کی قوت بیانیہ کا رعب تو جما سکتی ہیں۔ مگر ان سے عوام کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ اس وقت عوام کو دسس روٹی کی ضرورت ہے۔ جو آسانی سے میسر ہو سکے اور ان کی قوت خرید کے مطابق ہو تا وہ اپنی کم آمدنی میں اپنے کنبہ کے افراد کا پیٹ بھر سکیں۔ اسی لئے تو وہ اس کمر توڑ گرانی سے سخت پریشان حال ہیں۔ اور ملک کے طول و عرض میں مختلف مقامات پر مظاہرے بھی ہو رہے ہیں۔ اگرچہ ہم اصولی رنگ میں ایسے مظاہروں کے مخالف ہیں لیکن جس صورت میں کہ حکومت کی مشینری بروقت حرکت میں نہ آئے اور عوام تنگ حالی کی چکی میں بُری طرح پِسنے لگیں تو اس کا ردّ عمل کچھ نہ کچھ تو ہونا لازمی ہے؟ اور اس اضطراری حالت میں ان کی ایسی حرکات درگذر کے قابل سمجھی جانی چاہئیں۔ آثار بتا رہے ہیں کہ حکومت جلد ان حالات پر قابو پانے میں غالباً کامیاب نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ لیڈروں اور وزیروں کے اعلانات اور بیانات تو بہت ہو رہے ہیں۔ مگر ہر بیان کے بعد مہنگائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں اس قسم کی نصیحت آمیز تقاریر صدا بصحرا ہو کر رہ جاتی ہیں۔

جہاں تک صوبہ پنجاب کا تعلق ہے جس قدر غلّہ اس سرزمین میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ ہر نوع اس صوبہ کی آبادی کے لئے یقیناً کافی ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کے باوجود ریاست میں اس وقت جو قحط کی صورت دکھائی دیتی ہے۔ ہمارے نزدیک محض مصنوعی ہے جو ذخیرہ اندوزوں اور مہنگا فروشوں کی طمع اور لالچ کا نتیجہ ہے۔ اگر حکومت کی مشینری پوری قوتِ ارادی سے کام لیتے ہوئے حرکت میں آجائے تو چھپا ہوا اناج اگلوایا جا سکتا ہے۔ اور چند ہی دنوں میں غلّہ کی قیمتیں قابل برداشت سطح پر لائی جا سکتی ہیں۔

بیشک حکومت نے بعض مقامات پر اناج کے سستے ڈپو کھول دیئے ہیں۔ اور بعض لوگوں کو حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر سستے داموں آٹا وغیرہ دستیاب ہونے لگا ہے مگر اس کے باوجود ریاست کے دوسرے مقامات پر غلّے کے نرخ جوں کے توں ہیں۔ حکومت نے یہ تدبیر تو اس لئے نکالی تھی کہ اس سے غلہ کا عام نرخ گر جائے گا۔ مگر اس کا نتیجہ ایسا نہیں نکلا جس کی توقع تھی۔ اس لئے کہ بڑے بڑے ذخیرہ اندوز اور زمیندار اپنے غلّوں کے خزانوں پر کُنڈلی مار کر بیٹھے ہیں۔ اور جب تک حکومت کا زبردست ہاتھ اُن کی گردنوں کو مضبوط گرفت میں نہ لے کر اُن کی سرکوبی نہ کرے گا وہ اسی طرح کُنڈلی مارے بیٹھے رہیں گے۔ اور دعائیں کرتے رہیں گے کہ بھاؤ تئیس سے تیس ہو جائے۔ پس معلوم ہوا کہ حکومت کو بعض دیگر ذرائع بھی فوری طور پر عمل میں لانے چاہئیں۔ تا کہ عوام کی پیش آمدہ مشکلات کا حل ہو سکے!!

حقیقت یہ ہے کہ انسان دیگر اشیاء کی گرانی اور کمیابی کو کسی نہ کسی طور پر برداشت کر سکتا ہے۔ اور کچھ عرصہ تک اپنی دیگر ضروریات کو محدود کر سکتا ہے۔ مگر جس چیز کے بغیر انسانی زندگی کا قیام ناممکن ہے۔ اگر اس کے نرخ بھی اس قدر اونچے ہوں جو عوام کی پہنچ سے باہر ہوں۔ تو ظاہر ہے کہ ایسی حالت خود حکومتِ وقت کے لئے بھی کئی قسم کی پیچیدگیوں کا باعث بن سکتی ہے۔ جس کی طرف حکام کو سنجیدگی سے دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ جو کام حکومت کے کرنے کے ہیں ان کی طرف بہر حال حکومت ہی توجہ کرنی چاہیئے اور عوام کو اپنی نسبت بددلی کے جذبات پیدا کرنے کا موقع نہ دینا چاہیئے۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ ملکی ترقی کے لئے بڑے بڑے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ ایک پلان کے بعد دوسرا پلان مرتب کیا جا رہا ہے۔ بڑی بڑی مشینیں لگ رہی ہیں۔ یہ یقیناً ملک کی ترقی اور سربلندی کا ذریعہ سمجھی جا سکتی ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک ان تمام منصوبوں اور بھاری بھرکم سکیموں سے کہیں زیادہ اہمیت عوام کی پریشان حالی کا مداوا ہے۔ جس کی طرف فوری اور اولین توجہ کی ضرورت ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ایسے ترقیاتی منصوبوں کی کامیابی اُسی وقت تک غیر ممکن ہے جب تک کہ عوام کو غذا کی نسبت پورا اطمینان خاطر حاصل نہ ہو جائے۔ اور جلد سے جلد کمر توڑ مہنگائی کا زور ٹوٹ نہ جائے۔ ہماری خواہش ہے کہ حکومت کے دور اندیش کل پُرزے اور عوام کے حقیقی نمائندے اس بات پر سنجیدگی سے غور کریں اور پوری قوت قانونی اور قوتِ ارادی کو کام میں لاتے ہوئے عوام سے اپنی خیر خواہی کا عملی ثبوت دیں۔ ورنہ ایک طرف عوام اس ہوشربا گرانی کے بوجھ تلے دب کر حکومت کے لئے پریشانی کا موجب بنیں گے اور دوسری طرف ہمارا عظیم ملک اس مصنوعی قحط سالی کے لئے بدنام ہو جائے گا!!

جلسہ سالانہ ربوہ

از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

جلسہ جلسے کی کیا باتیں | سجدے کرتے کٹتی راتیں
دل کو تھیں تبلیغی گھاتیں | اللہ اللہ کی صلواتیں

منظر اک جج والا دیکھا

کیا بتلاؤں کیا کیا دیکھا | نوری دریا بہتا دیکھا
عرشی منّ و سلویٰ دیکھا | جلوؤں کا اک سینا دیکھا

تاباں مشّہ اور ہالا دیکھا

دین پرچم ہلتے دیکھا | مشرق مغرب ملتے دیکھا
زخمی دل کو سلتے دیکھا | حق کا گلشن کھلتے دیکھا

مُصلح کو رکھوالا دیکھا

پھولوں کا گلدستہ دیکھا | اک سے اک وابستہ دیکھا
دین کا سید حارستہ دیکھا | ہر مومن برجستہ دیکھا

بول اسلامی بالا دیکھا

دفتر دیکھے افسر دیکھے | دُنیا دیں کے رہبر دیکھے
فاضل شاہد لیکچر دیکھے | روشن شمسی اختر دیکھے

ہر سُو اک اُجیالا دیکھا

قبروں کی اک جنت دیکھی | نازل ہوتی رحمت دیکھی
ہر مومن کی رقعت دیکھی | پاکوں کی یہ اُمّت دیکھی

زندہ مرنے والا دیکھا

قدسے کی درویشی دیکھی | ان سب کی دل ریشی دیکھی
جسمی روحی خویشی دیکھی | ہجرت والی پیشی دیکھی

ان کا آہ و نالہ دیکھا

پھر کر سارا ربوہ دیکھا | آگے بڑھ کر نخلہ دیکھا
اسماعیلی ذوقہ دیکھا | تا مدنی جلوہ دیکھا!

اکمل سا متوالا دیکھا

تبلیغی دورہ جنوبی ہند

جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ انشاء اللہ جنوری سے شروع ہو رہا ہے اور ۱۰ ر مارچ کو ختم ہوگا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ اور دورہ کرنے والے تبلیغی وفد کا حافظ و ناصر رہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ذکرِ حبیب

جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی تقریر

(۱)

مورخہ ۲۶ دسمبر سنہ ۵۸ء کو جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے پہلے اجلاس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ نے مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی وہ افادہ احباب کے لئے الفضل ربوہ سے ذیل میں نقل کی جاتی ہے :-

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گذشتہ دو سالوں سے جلسہ سالانہ کے پروگرام میں مجھے ذکرِ حبیبؑ کے عنوان پر تقریر کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے میری عام خرابیٔ صحت اور ناسازیٔ حالات کے باوجود محض اپنے فضل سے گذشتہ دو سالوں میں مجھے یہ توفیق دی اور اب پھر تیسری بار اس کا موقعہ پیدا فرما دیا ہے۔ کہ میں اسی عنوان پر دوستوں سے خطاب کر رہا ہوں۔

میں آغاز تقریر میں ہی دوستوں سے اس دفعہ بھی اس فرض کی بہتر اور احسن ادائیگی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی صحیح توفیق دے۔ اور میرے الفاظ اور بیان میں ایسی تاثیر پیدا فرمائے جو دوستوں کے دلوں میں ایک نیک اور پاک تبدیلی کا موجب بن سکے۔

ذکرِ حبیبؑ کا عنوان حقیقتاً ایک بڑا اہم اور مقدس عنوان ہے جس سے ہمیں محض علمی اور دینی لگاؤ ہی نہیں بلکہ ایک گہرا جذباتی تعلق بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آج ہم میں موجود نہیں ہیں۔ لیکن کونسا دل ہے جس میں ان کی یاد آج اپنی پوری شدت کے ساتھ موجود نہیں ہوگی۔ اور جو آج ہمیں مجبور نہ کر رہی ہو کہ ہم اپنے محسن و شفیق کا ذکر بھی ایسے رنگ میں کریں جو ہماری اپنی روحوں کی غذا کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے لئے بھی دعوتِ ایمان کا باعث ہو سکے جو حضور کی قائم کردہ جماعت کے شیرازہ میں ابھی تک منسلک نہیں۔

آج کی اس تقریر میں میری کوشش ہوگی کہ میں ان روایات کو دہرائے بغیر جو گذشتہ دو سالوں میں میں دوستوں کے سامنے پیش کر چکا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکرِ پاک کے ضمن میں چند مزید نئی باتیں کہہ سکوں۔ لیکن یہ واقعہ ہے کہ جہاں میں ان کے انتخاب اور بیان میں محض اپنے ذوق سے کام لوں گا۔ وہاں دوست بھی اپنے اپنے ذوق کے مطابق ہی اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ لہٰذا دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ان عام سادہ سادہ باتوں کو بھی پوری توجہ سے سنیں اور ان سے صحیح روحانی اور علمی فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔

گذشتہ سے پیوستہ سال میری اس تقریر کا رنگ زیادہ تر تبلیغی تھا۔ دوسرے سال میں نے جماعت اور افراد کی تربیت کے نقطۂ نگاہ سے ان روایات کو بیان کرنے کی کوشش کی تھی جو تربیت سے ہی زیادہ تر تعلق رکھتی تھیں۔ گویا دوسرے سال کی تقریر تربیتی تھی۔ لیکن اس سال جن روایات کو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں یہ رنگ تو دونوں قائم ہیں۔ لیکن ضروری امتیاز اور خصوصیت کے خیال سے میں نے یہ امر بھی ملحوظ رکھا ہے کہ ان روایات سے کچھ تاریخی اور واقعاتی پہلو بھی سامنے آجائیں گویا اس سال کی تقریر تبلیغی بھی ہوگی تربیتی بھی ہوگی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں تاریخی اور واقعاتی رنگ قائم رکھنے کی بھی کوشش کروں گا۔ وباللّٰہ التوفیق

اس سلسلہ میں جو پہلی روایت دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ چاہتا ہوں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شعر سے متعلق ہے۔ حضور کی ۸۵ ۴ اشعار کی ایک مشہور طویل نظم ہے۔ جس کا پہلا شعر ہے ؎

اے خدا اے کارسازِ عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

یہ نظم براہین احمدیہ حصہ پنجم میں شائع ہوئی تھی۔ اس نظم کا ایک شعر کتابوں میں یوں موجود ہے ؎

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حالِ زار

لیکن درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ شعر پہلے یوں نہیں لکھا تھا۔ بلکہ اس شعر کا پہلا مصرعہ

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس

کی بجائے یہ تھا کہ

مضمحل ہو جائیں گی اس خوف سے سب طاقتیں

"طاقتیں" کی جگہ "جن و انس" کے الفاظ نہ تھے اور اسی بنا پر "ہو جائیں گی" کی بجائے "ہو جائیں گے" کے الفاظ کی تبدیلی دراصل اس وقت خواجہ کمال الدین صاحب کے کہنے پر عمل میں لائی گئی تھی۔ اس کی تفصیل کسی قدر یوں ہے کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم جب طبع ہو رہی تھی۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب نے اس نظم کا پروف دیکھا اور اصل مصرعہ میں لفظ "طاقتیں" کی وجہ سے بہت گھبرائے اور اسی عالم میں حضورؑ کی خدمت میں پہنچے۔ اور کہنے لگے کہ "طاقت" سے مراد تو حکومت ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کہیں کوئی کیس چل جائے اور آپ نے اس موقف پر بہت زور دار اصرار سے کام لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ان کی اس درجہ گھبراہٹ اور اصرار کو دیکھا۔ تو قدرے توقف سے فرمایا:-

"اچھا ہم ایسا لفظ رکھ دیتے ہیں جس سے ہمارا مطلب بھی ادا ہو جائے۔ اور لفظ "طاقتیں" بھی بدل جائے"۔

چنانچہ اس پر حضورؑ نے "سب طاقتیں" کی جگہ "سب جن و انس" کے الفاظ رکھے اور پھر نئی کتابت کروا کر نئی کاپی طبع کروائی گئی۔ وہ فرمہ جس میں "سب طاقتیں" کے الفاظ تھے اور جو پہلی بار طبع ہوا تھا۔ اس کا ایک کاغذ اس وقت بھی میرے پاس موجود ہے۔

اس روایت کے متعلق حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا بیان ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے ظہر کی نماز کے وقت مسجد مبارک میں حضور سے اس تبدیلی کے متعلق عرض کیا تھا جس پر حضور نے فرمایا تھا کہ اچھا ہم یہ لفظ تبدیل کر دیں گے۔ اسی طرح فرمایا تھا کہ ایک اور نوٹ بھی ساتھ لگانا ہے۔ اس کے لئے ایک چو ورقہ علیحدہ شائع کر لیا جائے۔ چنانچہ بعد میں جو کاپی طبع ہوئی اس میں مذکورہ تبدیلی کے علاوہ زلزلہ کے لفظ پر ایک وضاحتی نوٹ بھی تھا۔ کہ زلزلہ سے مراد صرف زلزلہ ہی نہیں بلکہ ممکن ہے کہ کوئی شدید آفت جو قیامت کا نظارہ دکھلا دے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو۔ اسی نوٹ میں حضورؑ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر ایسی فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔

جس وقت یہ فرمہ طبع ہوا تھا اس وقت مرزا احمد اسمٰعیل مطبع میں مشین مین تھے۔ اور میر مہدی حسین صاحب پروف وغیرہ پڑھنے کا کام کیا کرتے تھے۔

اس روایت کے پیش کرنے سے میرا مقصد دوستوں کے سامنے اس قسم کی ایک مثال پیش کرنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیسے اپنے ارادت مندوں، ہم نشینوں اور واقف کاروں کا مشورہ قبول فرما لیا کرتے تھے اور اور اگر غیر مناسب نہ ہو تو اس کے مطابق اپنی تحریرات میں بھی تھوڑی بہت تبدیلی فرما لینے میں کوئی حرج تصور نہیں فرماتے تھے۔

اس شعر میں جو تبدیلی کی گئی ہے۔ اگر خواجہ صاحب اس قدر اصرار نہ کرتے اور ان سے یوں گھبراہٹ کا اظہار نہ ہوتا تو ممکن تھا۔ کہ حضورؑ یہ تبدیلی نہ فرماتے۔ لیکن خواجہ صاحب کی اس حالت کو دیکھ کر حضورؑ نے معمولی توقف کے بعد آخر ایسا کر لیا۔

یہ عجیب تصرف الٰہی ہے کہ حضورؑ کی اس نظم میں جس پیشگوئی کا ذکر ہے۔ اس کے نتیجہ میں اگرچہ "جن و انس" بھی خوف و ہراس سے مضمحل ہوئے تھے۔ لیکن اس سے بھی کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ان دنوں درحقیقت طاقتیں۔ حکومتیں اور مملکتیں ہی اضمحلال و خوف اور تباہی کا شکار ہوئی تھیں۔ اور مصرعہ

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حالِ زار

کا نقشہ دنیا کے سامنے آگیا تھا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کے منہ سے جو الفاظ نکلوائے تھے اور جن کا ثبوت اس وقت بھی موجود ہے۔ ان کو بہر حال اسی شان اور مفہوم کے ساتھ پورا فرمایا جس کے درحقیقت وہ مستحق اور متحمل تھے۔ (باقی)

دعائے مغفرت

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ بی۔ اے ناظر بیت المال قادیان کے حقیقی برادر اکبر محترم شیخ محمد خورشید صاحب ۲۳/۱۲/۵۸ کو میوہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم دل کے عارضہ سے بیمار تھے۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ موصی ہونے کی وجہ سے مرحوم کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

تھوڑا عرصہ ہوا محترم عاجزؔ صاحب کے والد محترم شیخ محمد حسین صاحبؓ وفات پا گئے تھے۔ گویا قلیل سی مدت میں محترم عاجزؔ صاحب کو یہ دوسرا بڑا صدمہ ہے۔

ادارہ بدر محترم عاجزؔ صاحب سے اور شیخ صاحب مرحوم کے تمام پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ (ادارہ)

ولادت: میرے عزیز محمد خورشید علی صاحب منٹرل ریڈ روڈ کس کلکتہ کے ہاں ۲۲/۱۲/۵۸ کو بوقت ۲ بجے کے مقام ... لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب نومولود کے نیک خادم دین عمر دراز و اقبال مند و والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید نصیر الدین احمد خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ دانا پور۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام!

مورخہ ۲۷ر دسمبر ۵۸ء کو جلسہ سالانہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سے قبل مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی نے حضور ایدہ اللہ کی حسب ذیل تازہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی:-

ہوئی طے آدم و حوا کی منزل اُنس و قربت سے
مگر ابلیس اندھا تھا کہ چمٹا حق کی لعنت سے

خدا کا قرب پائے گا نہ راحت سے نہ غفلت سے
یہ درجہ گر ملے گا تو فقط ایثار و محنت سے

الٰہی تو بچا لے سب مسلمانوں کو ذِلّت سے
کہ جو کچھ کر رہے ہیں کر رہے ہیں وہ جہالت سے

عزیزو! دل رہیں آباد بس اس کی محبت سے
بنو زاہد۔ کرو اُلفت نہ ہرگز مال و دولت سے

خدا سے پیار کر دل سے۔ اگر رہنا ہو عزّت سے
کہ ابراہیم کی عزّت تھی سب مولا کی خُلّت سے

اگر رہنا ہو راحت سے تو رہ کامل قناعت سے
کبھی بھی تر نہ ہو تیری زباں حرفِ شکایت سے

تعلق کوئی بھی رکھنا نہ تم بغض و عداوت سے
کہ مومن کو ترقی ملتی ہے مہر و محبّت سے

ترہی یہ عاجزی بالا ہے سب دُنیا کی عزت سے
تجھے کیا کام ہے دُنیا کی رِفعت اور شوکت سے

ترا دشمن بڑائی چاہتا ہے گر شرارت سے
تو اس کا توڑ دے مُنہ تُو محبّت سے مروّت سے

مِلا ہے علم سے مجھ کو۔ نہ کچھ اپنی لیاقت سے
مِلا ہے مجھ کو جو کچھ بھی سو مولا کی عنایت سے

بسر کرِ عمر تُو اپنی اپنی نہ سو سو کر۔ نہ غفلت سے
کہ ملتی ہے ہر اک عزت اطاعت سے عبادت سے

گئی ابلیس کی تدبیر ضائع سب بفضل اللہ
مِلی ہے آدم و حوّا کو جنّت حق کی رحمت سے

کلیم اللہ کے پیرو بنے ہیں پیروِ شیطاں!
دکھایا سامری نے کیا تماشا اپنی لعنت سے

جنہوں نے پائی ہے اللہ کی کوئی شریعت بھی
اُنہیں تو کر سکتا نہیں یہ حق و حکمت سے

مِرے ہاتھوں تو پیدا ہو گئی ہیں اُلجھنیں لاکھوں
جو سُلجھیں گی تو سُلجھیں گی ترے دستِ مروّت سے

مِرا سردارِ کوثر بانٹنے بیٹھا ہے جب پانی
تو دل میں خیال تک مت لا کہ وہ بانٹے گا خِسّت سے

مسیحا کے لئے لکھا ہے وہ شیطاں کو مارے گا
نہ مارے گا وہ آہن سے کرے گا قتل حجّت سے

مِری بخشش تو وابستہ ہے تیری چشم پوشی سے
الٰہی رحم کر مجھ پہ مُرا جبانا ہوں رِقّت سے

مجھے تو اے خُدا دُنیا میں ہی تُو بخش دے جنّت
تسلّی پا نہیں سکتا۔ قیامت کی زیارت سے

ترے در کے سوا دیکھوں نہ دروازہ کسی گھر کا
کبھی مت کھینچیو ہاتھ اپنا تُو میری کفالت سے

نہ بھُول اے ابنِ آدم اپنے دادا کی حکایت کو
نکالا تھا اُسے ابلیس نے دھوکہ سے جنت سے

خدا سے بڑھ کے تم کو چاہنے والا نہیں کوئی
کِسی کا پیار بڑھ سکتا نہیں اس کی چاہت سے

کرو دجّال کو تم سرنگوں اطرافِ عالم میں
کہ ہے لبریز دل اُس کا محمدؐ کی عداوت سے

کبھی مغرب کی باتوں میں نہ آنا اے مرے پیارو
نہیں کوئی ثقافت بڑھ کے اسلامی ثقافت سے

یہ ظاہر میں غلامی ہے مگر باطن میں آزادی
نہ ہونا منحرف ہرگز محمدؐ کی حکومت سے

کہا تھا طُور پر موسیٰؑ کو اُس نے "لن ترانی" پر
محمدؐ پہ ہُوا جلوہ تسلّی کا عنایت سے

ترے دشمن تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جائیں گے
نہ ڈر ان سے۔ کھڑا ہو سامنے تُو ان کے جرأت سے

ہے کرنا زیرِ شیطاں کا بہت مشکل مگر سمجھو
کہ حل ہوتی ہے یہ مشکل دُعاؤں کی اجابت سے

خدایا دور کر دے ساری بدیاں تُو مرے دل سے
ہُوا برباد ہے میرا سکوں عقبیٰ کی دہشت سے

جلسہ سالانہ ربوہ کے بعض ضروری کوائف

الحمدللہ صرف تعداد کے لحاظ سے ہی نہیں بلکہ جلسہ سالانہ کے بنیادی مقاصد کے اعتبار سے بھی ۱۹۵۸ء کا جلسہ غیر معمولی طور پر کامیاب رہا۔ نہ صرف یہ کہ ۲۸ر دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کے وقت مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں مجموعی طور پر ایک لاکھ کے لگ بھگ انسان موجود تھے بلکہ ان خوش قسمت انسانوں کی غالب اکثریت مسیح پاک علیہ السلام کے ایسے خدام پر مشتمل تھی جنہوں نے اپنے دن اور رات اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز رہ کر پُرسوز دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گذارے۔ باجماعت نمازوں اور تہجد میں اجتماعی طور پر دعائیں کرنے کے علاوہ انہوں نے علمائے سلسلہ، دیگر بزرگان کرام اور سب سے بڑھ کر خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پُر معارف، بصیرت افروز اور روح پرور تقاریر سُنیں۔ پھر وہ حضور ایدہ اللہ کی ملاقات سے بھی شرف یاب ہوئے اس طرح ان کے ایمانوں کو ایک نئی جلا اور ان کی روحوں کو ایک نئی زندگی نصیب ہوئی اور وہ دنیا بھر میں خدمتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کے سلسلہ میں ایک نیا جوش اور نئی امنگ لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

یقین و معرفت میں ترقی کا انمول ذریعہ

بلاشبہ خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب انگیز کارناموں، علوم قرآن کی بے پناہ وسعتوں اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی لازوال صداقتوں کے یہ اذکارِ مقدس مُردہ روحوں کے حق میں آبِ حیات کا حکم رکھتے تھے ان کی حیات بخش تاثیرات سامعین کے لئے ایمان اور یقین اور معرفت میں ترقی کا ایک ایسا ذریعہ تھا جو انہیں گھر بیٹھے میسر نہ آسکتا تھا۔ جلسہ پر آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب نے روحانی برکتوں اور سعادتوں کے ایسے انمول موتی چنے اور ان سے اپنے دامن بھرے جو یہاں آئے بغیر انہیں کسی قیمت پر بھی دستیاب نہ ہو سکتے تھے۔ امسال جلسے کے ہر اجلاس اور اجلاس کی ہر تقریر کے دوران جلسہ گاہ بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر بھرپور رہی۔ دونوں جلسہ گاہوں کی حاضری میں ہمہ وقت غیر معمولی اضافہ جلسے کی غرض و غایت کی باحسن تکمیل پر دال ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماعی ذکر الٰہی کی ایک جھلک

ان ایام میں ربوہ کی فضا کس طرح ذکر الٰہی سے معمور رہی اس کا ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں ہی نہیں بلکہ آخر شب نماز تہجد کی بالالتزام ادائیگی کے وقت بھی مسجد مبارک آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہونے والے فدایانِ اسلام سے پوری طرح بھرپور رہتی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کا یہ سلسلہ نماز فجر کے اختتام تک جاری رہتا۔ اور پھر یقین و معرفت کی دلدادہ یہ مضطرب روحیں درس قرآن مجید سُننے میں مصروف ہو جاتیں جو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن و مبلغ بلاد عربیہ دیتے رہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگ گھروں یا اقامت گاہوں کی طرف واپس لوٹنے کی بجائے بہشتی مقبرہ کا رُخ کرتے اور وہاں حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا حضرت سیدہ امّ ناصر رضی اللہ عنہما صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر بزرگ مرحومین کے مزاروں اور قبروں پر حاضر ہو کر دعائیں کرتے۔ الغرض وہاں دعائیں کرنے والوں کا تانتا بندھا رہتا۔ اس کے بعد ناشتے اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو کر احباب ۹ بجے صبح سے ہی جلسہ گاہ میں پہنچنے شروع ہو جاتے تاکہ ان روحانی خزائن معرفت سے اپنی جھولیاں بھرلیں جنہیں مسیح پاک علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ایک دفعہ پھر سب کے لئے عام کر دیا ہے۔ اس طرح جلسہ پر آنے والے ہزارہا احباب نے ذکر الٰہی میں ہمہ وقت معروف رہ کر شب و روز بسر کئے اور ربوہ کی فضا غیر معمولی طور پر ذکر الٰہی سے معمور رہی۔

قدرتِ خداوندی کا ایک عجیب کرشمہ

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایک عجیب کرشمہ دکھایا۔ جو ایک خاص نشان کا حامل تھا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جلسہ سالانہ سے قبل ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں کئی روز تک غیر معمولی بارشوں کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کی وجہ سے سردی کی شدت میں بھی اضافہ ہو گیا۔ منتظمین کو قدرتی طور پر یہ فکر لاحق ہوا کہ اگر بارش کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو کہیں انتظامات درہم برہم نہ ہو جائیں اور مہمانوں کو غیر متوقع طور پر تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ اگرچہ منتظمین نے اپنی طرف سے متبادل انتظامات کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اور اس بات کی پوری کوشش کی کہ بارش کی وجہ سے انتظامات میں کوئی رخنہ پڑنے نہ پائے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور جلسہ سے دو روز قبل بارش رُک گئی۔ اور خوب دھوپ نکل آئی۔ پھر بارش کا یہ سلسلہ جلسے کے ایام میں بھی رُکا رہا اور جلسہ اس کے فضل سے نہایت اطمینان اور آرام سے اختتام پذیر ہوا۔

اس ضمن میں جو بات خاص طور پر قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جلسے کے دوران ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں اس حال میں بارش رُکی رہی کہ دُور دُور چاروں طرف بارش برس رہی تھی اور سارے پنجاب کے اکثر علاقوں سے برابر بارش برسنے کی اطلاعات موصول ہو رہی تھیں۔ چنانچہ اخبارات میں شائع شدہ اطلاعات کے مطابق لاہور میں ۲۶ر دسمبر کی سہ پہر سے بارش شروع ہوئی اور تمام رات اور اگلے روز سارا دن برستی رہی۔ جس کا سلسلہ ۲۷ر دسمبر کی رات کو بھی دیر تک جاری رہا۔ کسی کسی وقت تو یہ تیز بارش کی صورت اختیار کر جاتی تھی۔ حتیٰ کہ مسلسل بارش اور سردی کی وجہ سے شہر کی سڑکوں اور بازاروں میں آمد و رفت بہت کم رہی اور بعض بازاروں اور مارکیٹوں میں دکانیں کھل ہی نہ سکیں۔ پھر بارش کے باعث شہر کے بعض حصوں میں بجلی کے نظام میں بھی بار بار خلل پڑتا رہا۔ اسی طرح سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ شیخوپورہ اور لائلپور کے علاقوں میں بھی بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ کہیں ڈیڑھ انچ بارش ہوئی۔ کہیں پون انچ اور کہیں نصف انچ۔ (بحوالہ نوائے وقت ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۸ء)

لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ایام میں جبکہ سارے پنجاب کے اکثر علاقوں میں بارش ہو رہی تھی۔ ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں بارش کو برسنے سے روک دیا گیا تھا اور مطلع وقتی طور پر قدرے ابر آلود ہونے کے سوا معمولی چھینٹا بھی نہ پڑا تھا۔ اور اسی طرح جلسہ خدا کے فضل سے انتظامات میں ذرا بھر بھی خلل واقع ہوئے بغیر جاری رہا۔ اس بنا پر آنے ہزاروں ہزار افراد کو جو خیموں، چھولداریوں، عارضی بیرکوں اور کچے مکانوں میں ٹھہرے ہوئے تھے اور کھلے میدان میں جلسہ سُن رہے تھے کسی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کا یہ ایک کرشمہ تھا جو اس نے مسیح پاک علیہ السلام کے اُن ہزاروں ہزار فدائیوں کے آرام کی خاطر دکھایا جو اس کے نام کی عظمت اور بڑائی کے لئے ربوہ کی سرزمین میں دور دراز سے آ جمع ہوئے تھے۔

اگر خدائی مقدرات کے تحت ان ایام میں ربوہ میں بارش ہوتی تو مسیح پاک علیہ السلام کے خدام اسے بھی خدا تعالیٰ کی رحمت تصور کرتے ہوئے اس کی وجہ سے پیش آنے والی ظاہری مشکلات کو بطیب خاطر برداشت کرتے اور ان سے بھی ایک گونہ حظ اٹھاتے ہوئے بہرحال جلسے کی برکات سے متمتع ہوتے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی اس رنگ میں قدرت نمائی بھی ان کے لئے کچھ کم ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ خدائی مشیت کے اس غیر معمولی اظہار پر سجداتِ شکر بجا لائے۔ پھر اس نشان کی عظمت اور بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ جلسے کے بعد سے یہاں مطلع پھر ابر آلود رہنے لگا ہے۔ اور بالخصوص اب دو روز (۳ و ۴ر جنوری ۱۹۵۹ء) سے بارش کا سلسلہ پھر شروع ہے۔ یہ امر ہمارے لئے یقیناً ازدیادِ ایمان کا موجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت نے یہی چاہا کہ منتظمین کو اس بارہ میں کوئی تردّد نہ ہو اور مسیح پاک علیہ السلام کے خدام کو کسی ظاہری دقت کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

توسیع مکانک کا خدائی ارشاد

ہر چند کہ ہر سال وسع مکانک کے خدائی ارشاد کے ماتحت مہمانوں کے قیام کیلئے پہلے سے زیادہ گنجائش نکالی جاتی ہے۔ اور ہر سال ربوہ میں احباب بھی پرائیویٹ طور پر نئے مکانات تعمیر کراتے ہیں پھر بھی بفضلہ تعالیٰ خدائی وعدوں کے تحت مہمانوں کی بکثرت آمد کی وجہ سے قیام گاہوں کی قلت کا احساس دامنگیر رہتا ہے۔ چنانچہ امسال اگرچہ لجنہ اماء اللہ کے احاطہ میں بعض نئی پختہ بیرکیں تعمیر کی گئی تھیں اور شامیانوں کے دو بڑے بڑے ہال بنا بند کرنے بھی بنائے گئے تھے پھر بھی مہمان خواتین کی رہائش کے لئے یہ انتظام ناکافی ثابت ہوا۔ اسی طرح بیشمار احباب کو جگہ کی قلت کے پیش نظر احمد نگر چنیوٹ۔ لالیاں اور سرگودھا میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ہاں قیام کرنا پڑا۔ اور وہ جلسہ کی برکات سے متمتع ہونے کے لئے روزانہ موٹروں۔ بسوں اور ریل گاڑیوں اور ڈیزل کاروں کے ذریعہ ان مقامات سے ربوہ آتے اور واپس جاتے رہے۔

کارکردگی کا اعلیٰ نمونہ

جملہ منتظمین نے امسال افسر جلسہ سالانہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) کی زیر سرکردگی حسن کارکردگی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ جن کی ہر وقت نرمی۔ کھانے کی تیاری اور وسیع پیمانے پر اس کی حسب خواہ تقسیم کا انتظام ہر لحاظ سے تسلی بخش تھا۔ جلسے کے ایام میں تمام مہمان خواہ وہ جماعتی قیام گاہوں میں ٹھہرے ہوئے تھے یا پرائیویٹ مکانوں میں کھانا کم وقت میں بسہولت پہنچتا رہا۔ اور یہ انتظام (اس

بارہ میں کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ پھر بیرونی جماعتوں کے احباب نے بھی حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ذوق و شوق سے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا جس کی وجہ سے اس مرتبہ منتظمین کو اپنے فرائض سرانجام دینے میں خاص سہولت رہی پھر امسال انتظام میں اس لئے بھی سہولت رہی کہ دارالصدر، دارالعلوم اور دارالرحمت کے تینوں لنگر خانوں اور افسر جلسہ سالانہ کے مرکزی دفتر کے درمیان باقاعدہ ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ قائم تھا۔ پہلے کام کی رفتار کا جائزہ لینے اور ہدایتیں وغیرہ دینے کے سلسلہ میں منتظمین کو پیغام رساں والنٹیئرز کی خدمات سے فائدہ اُٹھانا پڑتا تھا۔ اس میں نہ صرف یہ کہ کافی وقت ضائع ہوتا تھا بلکہ جملہ انتظامات کو کارکردگی کے اعلیٰ معیار پر لانے میں بھی دقت پیش آتی تھی۔ اس دفعہ ٹیلیفون کے ذریعہ رابطہ قائم ہونے سے فوری طور پر کام کی رفتار کا جائزہ لینے اور حسب ضرورت ہدایتیں دینے میں بہت ہی بہت آسانی رہی اور ہر کام خوش اسلوبی سے وقت پر انجام پاتا رہا۔

گزرگاہوں کا انتظام

امسال انتظامات جلسہ سالانہ کے شعبہ خدمتِ خلق نے بھی گزرگاہوں کو درست کرنے اور پھر ان پر لوگوں کی آمد و رفت کو کنٹرول کرنے کے سلسلہ میں نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ جلسہ سے قبل غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے اکثر سڑکیں کیچڑ اور گارے کی وجہ سے اس قابل نہ رہی تھیں کہ ہزاروں ہزار افراد ان پر بسہولت گزر سکیں۔ اس شعبہ نے نہایت ہمت اور استقلال سے کام لیتے ہوئے کم سے کم وقت میں سڑکوں کو درست کرایا اور جلسے سے قبل انہیں دیکھتے ہی دیکھتے نہایت اچھی حالت میں کر دیا۔ اور پھر جلسہ کے ایام میں ٹریفک کو اس خوش اسلوبی سے کنٹرول کیا کہ آمد و رفت کا سلسلہ نہایت درجہ نظم و ضبط اور وقار کے ساتھ جاری رہا۔ مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ گزرگاہیں اور ان کی حدود مقرر تھیں جس کی وجہ سے بہت تھوڑی تعداد میں والنٹیئرز متعین کرنا پڑے اور سڑکوں پر از خود نظم و ضبط کی کیفیت برقرار رہی اور گزرگاہوں پر ہجوم ہوتے بغیر لوگوں کو بسہولت گزارنے میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔

انتظام جلسہ گاہ

امسال بھی جلسہ گاہ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے وسیع و عریض احاطہ میں بنائی گئی تھی جلسہ گاہ نہ صرف یہ کہ امسال گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ وسیع تھی بلکہ گذشتہ تمام سالوں کی نسبت اس مرتبہ صفائی ستھرائی اور خوبصورتی و نظافت کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ شامیانے اور قناتیں نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب تھیں جنہوں نے جلسہ گاہ کی شان کو دوبالا کر رکھا تھا۔ اس کے علاوہ سٹیج، سامعین خاص اور عام نشست گاہوں میں صفائی ستھرائی کا انتظام بھی پہلے کی نسبت بہت بہتر اور قابلِ تعریف تھا۔ اس کی تیاری کا کام ۱۵ر دسمبر سے شروع ہو کر ۲۶ر دسمبر کی صبح تک جاری رہا۔ جلسہ سے چند روز قبل غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے اس کام میں بھی بہت رکاوٹ واقع ہوئی۔ اور منتظمین کو بہت زیادہ محنت اور مستعدی سے کام کرنا پڑا۔ سٹیج از سرِ نو تعمیر کرنے کے علاوہ زنانہ اور مردانہ جلسہ گاہوں میں سے بارش کے کھڑے ہوئے پانی کو نکال کر انہیں اس قابل بنانا کہ سامعین آرام سے بیٹھ کر جلسہ سن سکیں۔ کافی وقت طلب کام تھا۔ منتظمین اور کارکنان کو اس بارہ میں کافی دوڑ دھوپ کرنی پڑی۔ ابتداءً مردانہ جلسہ گاہ ۳۳۰ × ۲۵۰ = ۸۲۵۰۰ مربع فٹ کے رقبہ میں بنائی گئی تھی۔ ہر چند کہ یہ رقبہ گذشتہ تمام سالوں کی نسبت زیادہ تھا۔ پھر بھی سامعین کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر ۲۷ر دسمبر کی شام کو اس میں مزید توسیع کی گئی۔ اس طرح اس کا رقبہ ۳۴۸ × ۲۵۰ یعنی ۸۷۰۰۰ مربع فٹ ہو گیا۔ اگرچہ یہ رقبہ گذشتہ سال کی نسبت ۲۵۰۰ مربع فٹ زیادہ تھا لیکن ۲۸ر دسمبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر کے دوران یہ بھی ناکافی ثابت ہوا اور ہزاروں کی تعداد میں احباب کو جلسہ گاہ کے باہر میدان میں بیٹھ کر ہی حضور کی تقریر سننی پڑی۔

دنیا کی چالیس سے بھی زیادہ زبانوں میں تقاریر

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۶ر دسمبر کی شام کو بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تحریک جدید کے تحت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے نہایت دلچسپ بھی تھا اور ایمان افروز بھی۔ اس اجلاس میں دنیا کی چالیس سے بھی زیادہ زبانوں میں صداقتِ احمدیت پر تقاریر کا انتظام کیا گیا تھا۔ دلچسپ اس لئے کہ اس میں احباب کو دنیا کی نصف صد کے قریب زبانیں سننے کا موقعہ ملا۔ اور ایمان افروز اس لئے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں دنیا کی چالیس سے بھی زیادہ زبانیں بولنے والے لوگوں کا جمع ہونا اور پھر صداقتِ احمدیت پر تقاریر کرنا اس امر کا ایک زندہ ثبوت تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو موعودِ اقوامِ عالم کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تھے) سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اس زمانے میں نہایت شان سے پورا ہو رہا ہے دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کرانے کے اس پروگرام کو سب سے پہلے حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۲۷ء میں شروع فرمایا تھا۔ اس کے بعد کئی سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ لیکن بعد میں منقطع ہو گیا۔ امسال اس کی تجدید ایک مبارک اقدام تھا۔

اس اجلاس کا افتتاح محترم جناب چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ نے ایک ایمان افروز خطاب سے فرمایا۔ اور اس میں صدارت کے فرائض محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے ادا فرمائے۔ اجلاس کی کارروائی تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوئی جو منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم جناب چوہدری صاحب بالمقابلہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں احباب جماعت کو دنیا کی مختلف زبانیں سیکھنے اور ان میں مہارت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور تبلیغی نقطۂ نگاہ سے اس کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے ازراہِ تعارف ان تمام مقررین کے نام سنائے جنہوں نے دنیا کی مختلف زبانوں میں تقاریر کرنا تھیں۔ نیز آپ نے طریقِ کار کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ مقرر صاحبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بعض چیدہ چیدہ اقتباسات کا مختلف زبانوں میں ترجمہ سنائیں گے اور پھر اپنی طرف سے صداقتِ احمدیت پر چند فقرے بول کر اس امر کی گواہی دیں گے کہ دنیا کی ان زبانوں کے بولنے والوں تک مسیح پاک علیہ السلام کی تبلیغ پہنچ چکی ہے اور دن بدن اس کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب "الوصیت" اور "کشتی نوح" میں سے حسب ذیل دو اقتباس پڑھ کر سنائے جنہیں مقررین نے دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے سنانا تھا۔

۱۔ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔"
(الوصیت)

۲۔ "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے اب روئے زمین پر کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور کوئی شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح)

صدارتی ارشادات کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ دنیا کی جن زبانوں میں تقاریر ہوئیں ان میں سے اکثر کے نام یہ ہیں:-
اردو۔ عربی۔ فارسی۔ انڈونیشین۔ جاپانی۔ چینی۔ ترکی۔ روسی۔ اڑیہ۔ پہاڑی۔ پہاڑی زبان۔ عبرانی۔ دری۔ فرانسیسی۔ تامل۔ ہنگری۔ اٹیلین۔ ملیالم۔ بلوچی۔ ملتانی۔ انگریزی۔ ماریشس کی زبان کریولی۔ کشمیری۔ سنڈا زبان۔ جرمن۔ پنجابی۔ بنگلہ۔ پشتو۔ پوٹھوہاری۔ ملائی۔ سندھی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ سوڈانی۔ سمالی۔ ڈچ۔ سواحیلی۔ کوانگو۔ لوو۔ یاربے۔ کیکویو۔ جام ویزی۔ ٹمنی۔ اشانٹی۔ کریول۔ مینڈے۔ عدنی اور سپینش۔ اس میں ایشیا، افریقہ، مشرق قریب اور یورپ وغیرہ سب علاقوں کی مختلف زبانیں شامل ہیں۔

یہ خصوصی اجلاس بیرونی ممالک کے احمدی احباب کی بکثرت شرکت کے باعث کافی دلچسپی کا حامل تھا۔ بالخصوص سیرالیون مغربی افریقہ کے محمود کونٹے صاحب جو اپنے قومی لباس میں ملبوس تھے۔ انہوں نے مغربی افریقہ کی تین زبانوں میں تقاریر کیں۔ مشرقی افریقہ کے علی صالح صاحب نے جنہوں نے اردو میں بھی کافی مہارت حاصل کر لی ہے کلام محمود میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جو بہت پسند کی گئی۔ مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے جنہوں نے سواحیلی زبان میں تقریر کی تھی اس موقعہ پر مشرقی افریقہ کے ان تمام طلباء کا تعارف بھی کرایا جو آجکل ربوہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اس ضمن میں بعض ایمان افروز واقعات سنائے۔ جو سب کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔

دینی معلومات کی عظیم الشان نمائش

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جن نئی چیزوں کا اضافہ ہوا۔ ان میں سر فہرست دینی معلومات کے اہم نقشوں اور تبلیغی تصاویر کی وہ عظیم الشان نمائش تھی جسے وکالت تبشیر نے نہایت سلیقے اور کمال درجہ نظافت کے ساتھ ترتیب دیا تھا۔ نمائش کیا تھی دینی معلومات اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اس کے شاندار نتائج کا تصویری زبان میں ایک ایسا دلکش مرقع تھی کہ جس نے بھی اسے دیکھا اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نمائش کو دیکھنے سے ایک ہی نظر میں یہ حقیقت واشگاف ہو کر آنکھوں کے سامنے آجاتی تھی کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں جو آپ نے دنیا کے کناروں تک اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کے متعلق کی تھیں آج حسب وعدہ حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کے ذریعہ پوری ہو کر آپ کی صداقت پر مُہر تصدیق ثبت کر رہی ہیں۔ نمائش میں زمین کے کناروں تک تبلیغ اسلام اور تعمیر مساجد کے ایمان افروز مناظر اور اسی طرح مملکت کے سربراہوں اقوام عالم کے سفیروں، دنیا کے نامور لیڈروں اور مانے ہوئے دانشوروں تک پیغام حق پہنچانے کی متعدد تقاریب کے دلکش فوٹو پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر دنیا کو جس عظیم روحانی انقلاب کی خوشخبری دی تھی حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ہاتھوں نہ صرف دنیا کے کونے کونے میں اس کی بنیاد پڑ چکی ہے بلکہ اب اس کے ہر آن بڑھنے پھلنے اور پھولنے کے آثار بھی دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں اور یقیناً وہ وقت بھی آئے گا اور ضرور آکر رہے گا کہ جب یہ انقلاب ساری دنیا پر محیط ہوگا اور اسلام کے جھنڈے کو پورے کرۂ ارض پر ہمیشہ ہمیش کے لئے سربلند کر دکھائے گا انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق

نمائش کا افتتاح

چھوٹے اور بڑے سائز کی پانچصد کے قریب تصاویر اور دینی معلومات پر مشتمل متعدد وجدولوں اور چارٹس کی یہ نمائش دفاتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں ترتیب دی گئی تھی۔ اس میں دیواروں کے اوپر کے حصے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلبۂ اسلام سے متعلق الہامات کپڑے اور بڑے سائز کے کاغذوں پر جلی حروف میں لکھوا کر اس خوبی سے آویزاں کئے گئے تھے کہ انہیں پڑھ کر اور ساتھ ہی ان کے پورا ہونے کے تصویری مناظر دیکھ کر ناظرین پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور ان کی زبانوں پر بے ساختہ حمد کے الفاظ آکر کمرے کی فضا میں ایک خوش آئند گونج پیدا کر دیتے تھے۔

یہ تھی وہ عظیم الشان نمائش جس کا افتتاح محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے مؤرخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۸ء کی شام کو نماز مغرب کے بعد کثیر مجمع احباب کی موجودگی میں اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ اس کے بعد یہ جلسہ سالانہ کے ایام میں روزانہ رات کو ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک کھلی رہی تاکہ احباب اسے دیکھ کر اس سے خاطر خواہ استفادہ حاصل کر سکیں۔ اور دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام کی مساعی اور ان کے شاندار نتائج کو تصویری زبان میں دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کر سکیں اور یہ اندازہ لگا سکیں کہ اسلام کو دنیا میں غالب کر دکھانے کے لئے ابھی کس قدر قربانی و ایثار اور مداومت عمل کی ضرورت ہے۔ ہر چند کہ نمائش ایام جلسہ کے بعد بھی ۲۹ر اور ۳۰ر دسمبر کو نمازوں کے اوقات کے علاوہ دن بھر کھلی رہی پھر بھی تبلیغی ساعی کے شاندار نتائج کی جھلک دیکھنے کے سلسلہ میں لوگوں کے شوق کا یہ عالم تھا کہ وہ کمیٹی روم کے باہر اپنی باری کے انتظار میں قطاروں میں دیر تک کھڑے رہتے تھے اور قطاروں کا یہ سلسلہ طویل سے طویل ہوتا چلا جاتا تھا کیونکہ کمیٹی روم میں جگہ کی تنگی کے باعث ایک وقت میں لوگوں کی ایک محدود تعداد کو ہی داخلہ کی اجازت ملتی تھی

ترتیب و ترصیع کی ایک جھلک

کمیٹی روم کی جنوبی دیوار کے اوپر کے حصہ میں بڑے سائز کے تین فوٹو اس ترتیب سے آویزاں تھے کہ درمیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو تھا ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور دوسری طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فوٹو لگا ہوا تھا۔ باقی تین دیواروں کے اوپر کے حصے میں زمین کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ پہنچنے اور ایک عالمگیر روحانی انقلاب رونما ہونے سے متعلق الہامی عبارتوں کے خوشنما طغرے لگے ہوئے تھے۔ ان طغروں کے نیچے بڑے بڑے سائز میں کئی نایاب گروپ فوٹو تھے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ملی اور خالص محبوں کے درمیان تشریف فرما ہیں ان نہایت قیمتی اور نایاب فوٹوز کے نیچے تیار دن پر شیشوں کے شوکیسز (Show Cases) میں یورپ، امریکہ، مشرق قریب، افریقہ اور مشرق بعید کے متعدد ممالک میں مجاہدین احمدیت کی تبلیغی سرگرمیوں پر مشتمل فوٹوز میں مساجد کی تعمیر، سکولوں اور مدارس کی عمارتوں، مشن ہاؤسوں، لیکچر ہالوں اور وہ اب تک جتنے ملکی اور غیر ملکی مبلغین ان ممالک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔ ان سب کی تصاویر شامل تھیں۔ پھر مملکتوں کے سربراہوں، سفیروں، نامور لیڈروں اور وزرائے حکومت کے میزوں کی خدمت میں قرآن مجید کے متعدد عالمی زبانوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تراجم کے نسخے بطور تحفہ پیش کرنے کے مناظر بھی دکھائے گئے تھے۔ مزید برآں ان میں مختلف ملکوں اور شہروں کی جماعتہائے احمدیہ کے نو مسلم افراد کے بڑے بڑے گروپ فوٹو بھی شامل تھے۔ نیز یورپ، امریکہ اور افریقہ کے شہروں میں مساجد کے سنگِ بنیاد اور ان کے افتتاح کی تقاریب اور نماز باجماعت کے دلکش مناظر بھی پیش کئے گئے تھے۔ یورپ کی اعلیٰ سوسائٹیوں، علمی مجلسوں اور کلبوں میں مبلغین اسلام کے لیکچروں کی متعدد تصاویر پیش کر کے دکھایا گیا تھا کہ ان ملکوں کے لوگ کس قدر توجہ، انہماک اور گہری دلچسپی کے ساتھ اسلامی صداقتوں کا ذکر سننے میں معروف ہیں۔ پھر مختلف علاقوں کے مبلغین اپنی تبلیغی اور تبشیری سرگرمیوں کو وسیع کرنے کے سلسلے میں صلاح مشورے اور غور و فکر کرنے کے لئے ہر سال جو کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں اُن کی تصاویر کو بھی جگہ دی گئی تھی۔ الغرض بیرونی ممالک میں تبلیغی ساعی اور اُن کے خوشکن نتائج کا کوئی پہلو ایسا نہ تھا جو اصل تصاویر کی شکل میں پیش نہ کر دیا گیا ہو۔

پھر یہی نہیں کہ ہر تصویر کے نیچے اس کی تشریح درج تھی بلکہ خوشنما چارٹس پر ہر مشن کی مختصر تاریخ بھی درج کی گئی تھی۔ اور اب تک ان مشنوں میں جتنے مبلغین نے کام کیا ہے ان کے ناموں کی فہرست کے ساتھ ساتھ ان کے عرصۂ کام کی وضاحت بھی موجود تھی۔ ان چارٹس کا مطالعہ از خود بہت مفید اور ازدیاد علم کا موجب تھا۔ بعض چارٹس ایسے بھی تھے جن میں بیرونی ممالک کے مشہور اخبارات کے وہ اقتباسات درج تھے جن میں جماعت احمدیہ کی شاندار اسلامی خدمات پر اسے خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ بالخصوص مشرق وسطیٰ کے اخبارات کے اقتباسات پڑھنے سے تعلق رکھتے تھے ان میں جماعت کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے تسلیم کیا گیا تھا کہ یہی ایک جماعت ہے جو دنیا کے دور دراز علاقوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ کمال تندہی اور مستعدی سے منظم طور پر ادا کر رہی ہے۔

تبلیغی زون اور انکی تفصیل

یہ تمام تصاویر دنیا کے متعدد زون مقرر کر کے زون وار ایک خاص ترتیب سے آویزاں کی گئی تھیں۔ پہلا زون یورپ تھا۔ اس میں انگلستان، فرانس، جرمنی، ہالینڈ، سپین، سوئٹزرلینڈ اور سکینڈے نیویا کے مشن شامل تھے۔ دوسرا زون امریکہ کا تھا۔ اس میں شمالی امریکہ، ارجنٹائن، ٹرینیڈاڈ اینٹی گوا، ڈچ گی آنا اور برٹش گی آنا کے مشن اور ان کی تمام شاخیں شامل تھیں۔ تیسرا زون مشرقی افریقہ کے تینوں علاقوں ٹانگانیکا، یوگنڈا اور کینیا پر مشتمل تھا۔ اس کے تحت اس کے جملہ مشنوں، عالیشان مساجد اور متعدد شہری جماعتوں اور ان کی تبلیغی سرگرمیوں پر مشتمل تصاویر یکجا کر دی گئی تھیں۔ چوتھے زون میں سیلون، برما اور ماریشس کو جگہ دی گئی تھی۔ پانچواں زون مشرق وسطیٰ کے لئے مخصوص تھا۔ اس میں شام، لبنان، فلسطین، عدن، مسقط، مصر، ایران، عراق، اور حبشہ کے تبلیغی مراکز کی سرگرمیوں پر مشتمل تصاویر آویزاں تھیں۔ چھٹا زون پورے مغربی افریقہ پر مشتمل تھا۔ اس میں سیرالیون، غانا، نائیجیریا اور لائبیریا کے وسیع علاقوں میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی۔ اس کی تعمیر کردہ مساجد، سکولوں اور مدارس کی تصویریں دکھائی گئی تھیں اور وہاں کے نامور رؤسا اور وزراء مملکت تک پیغام حق پہنچانے کے مناظر پیش کئے گئے تھے ساتواں اور آخری زون مشرق بعید کا تھا۔ اس میں انڈونیشیا، سنگاپور، ملایا، بورنیو، فلپائن، ہانگ کانگ، چین اور جاپان میں جماعت احمدیہ کی رفتار ترقی دکھا کر واضح کیا گیا تھا کہ کس طرح جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں ان دور دراز علاقوں میں بھی اسلام پھیل رہا ہے اور سعید روحیں اس میں داخل ہو رہی ہیں۔

اطراف و جوانب عالم کا رنگین اور آویزاں نقشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے سلسلہ، مبشر اولاد، دیگر بزرگان اور صحابہؓ کے نایاب فوٹوز کے بعد نمائش میں جو چیز سب سے زیادہ دلکش اور جاذب توجہ ثابت ہوئی وہ اطراف و جوانب عالم کا ایک وسیع و عریض اور رنگین و دلآویز نقشہ تھا جس میں مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، قادیان، ربوہ، اور ان تمام ملکوں اور شہروں کی جہاں احمدیہ مشن اور مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ایک اچھوتے انداز میں نشاندہی کی گئی تھی۔ یہ نقشہ کمیٹی روم کی جنوبی دیوار کے ساتھ قریباً تین فٹ اونچے ڈھلوان نما اینٹوں کے کانکریٹ پلیٹ فارم پر جس کی لمبائی ۱۶ فٹ اور چوڑائی ۱۲ فٹ تھی سیمنٹ اور چونے کے ساتھ بنایا گیا تھا۔ اس نقشہ پر تمام براعظموں، خطوں، علاقوں اور جزیروں کے نقوش نیلے رنگ کے سمندروں کی سطح پر اوپر اُبھرے ہوئے تھے۔

اوران میں تبلیغ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے سبز، سرخ، زرد اور سفید رنگ بھر کر اس کی خوبصورتی میں اضافہ کیا گیا تھا۔ سبز رنگ ایسے ممالک کو ظاہر کرتا تھا۔ جہاں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی زیر ہدایت و نگرانی احمدیت کے ذریعے اشاعتِ اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ سرخ رنگ پر سفید لکیریں جن علاقوں پر کھنچی ہوئی تھیں ان سے مراد وہ علاقے تھے جہاں مسلمان آبادی پہلے سے موجود ہے۔ خالصتہً سرخ زرد اور سفید علاقے ان ممالک پر مشتمل تھے۔ جہاں اسلام کا پیغام ابھی تک نہیں پہنچ سکا ہے۔ اور وہاں کی پیاسی روحیں دعوت دے رہی ہیں کہ احمدی مجاہدین ان کی طرف بھی متوجہ ہوں اور اسلام کی حیات بخش تعلیمات سے ان کی پیاس بجھائیں۔

پھر اسی نقشہ میں خاص خاص شہروں پر بجلی کے بلب نصب کر کے یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ دنیا کے دور دراز علاقوں کے ان معروف شہروں اور دیہی بستیوں میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اور مساجد کی تعمیر بھی عمل میں آ چکی ہے۔ برقی رو کو اس طرح کنٹرول کیا گیا تھا کہ یہ بلب گھڑی گھڑی روشن ہوتے بجھتے اور پھر روشن ہو کر زائرین کی توجہ کو اپنی طرف جذب کرتے تھے۔ اوران سے از خود یہ ظاہر ہو جاتا تھا کہ دنیا کے کون کون سے علاقوں، شہروں اور بستیوں میں اسلام کی تبلیغ کے مراکز قائم ہیں اور مساجد تعمیر ہو چکی ہیں یہ خود کار نظارہ اس قدر خوبصورت دلکش اور جاذب نظر تھا کہ لوگ پہروں اس کے آگے کھڑے ہو کر اس سے حظ اٹھاتے تھے۔ وہ کیوں نہ اس سے حظ اٹھاتے جبکہ اس کا بار بار مطالعہ ازدیادِ ایمان اور ازدیادِ علم کا موجب ثابت ہو رہا تھا۔

مزید لطف کی بات یہ تھی کہ بجلی کے بلب ہر مقام اور جگہ کی اہمیت درجہ اور مقام کے لحاظ سے مختلف سائز اور مختلف رنگوں کے تھے۔ سب سے بڑے سائز کے سبز رنگ کے دو بلب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے جائے وقوع کو ظاہر کرتے تھے کہ جہاں سے اسلام کا چشمہ پھوٹا۔ نسبتاً دو چھوٹے اور سفید قمقموں سے قادیان اور ربوہ کی نشان دہی ہوتی تھی۔ جہاں سے اس زمانے میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا ظہور ہوا اور دنیا کے کناروں تک مبلغ بھجوائے گئے۔
ان سے بھی چھوٹے بلب ان مقامات پر نصب تھے کہ جہاں جماعت احمدیہ کے مرکزی دار التبلیغ موجود ہیں اور عالیشان مساجد تعمیر ہو چکی ہیں ان سے بھی چھوٹے ننھے ننھے رنگدار بلب ایشیا و یورپ، امریکہ اور افریقہ کے ان چھوٹے چھوٹے مقامات پر لگے ہوئے تھے جہاں تبلیغی مساعی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں اور ان میں کوئی نہ کوئی جونیئر مبلغ متعین ہے۔ اس نقشہ کی مکمل وضاحت ایک علیحدہ چارٹ پر درج تھی جو نقشہ کے ساتھ والی دیوار پر نمایاں جگہ لٹکا ہوا تھا ایک دفعہ یہ چارٹ پڑھ لینے اور نقشہ پر نگاہ ڈال لینے کے بعد جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی وسعت یکدم نگاہ میں آ جاتی تھی۔ اور آسمانی نشانوں کی تکمیل اور ان کے عملی ظہور کی کیفیت سے پوری آگاہی حاصل ہو جاتی تھی۔ اس نقشہ کو پلان کرنے اور اس کو پوری صحت کے ساتھ بنانے میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سیکنڈ ماسٹر مکرم چوہدری عبد الرحمن صاحب بی۔اے بی ٹی اور ڈرائنگ ماسٹر مکرم ظہور احمد صاحب کے مشورے اور رہنمائی بہت مفید ثابت ہوئے۔ انہوں نے اس بارے میں نمائش کے منتظمین کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔

غیر ملکی زبانوں میں شائع ہونے والا اسلامی لٹریچر

نمائش کا ایک اہم حصہ دنیا کی مختلف زبانوں میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام وسیع پیمانے پر شائع ہونے والے اہم اسلامی لٹریچر پر مشتمل تھا۔ چنانچہ نمائش میں انگریزی، ڈچ، جرمن، لوگنڈا، سواحیلی اور یوروبا زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کے ایک ایک نسخے کے علاوہ ڈچ۔ جرمن۔ سپینش۔ فرانسیسی، انگریزی۔ عربی، فارسی۔ سواحیلی۔ لوگنڈا، یوروبا، مینڈے، فینٹی، جولی، سنہالیز تامل۔ ملائی، چینی، برمی اور انڈونیشین زبانوں کی قریباً ۱۵۰ دینی کتب نمونۃً نہایت سلیقے سے رکھی گئی تھیں۔ اگرچہ اب تک جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کے زیر اہتمام اس سے بہت زیادہ تعداد میں اسلامی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ تاہم جگہ کی قلت کے پیش نظر صرف ڈیڑھ صد کتب ہی نمائش میں رکھنے پر اکتفا کرنا پڑا۔
کتب کے علاوہ نمائش میں ایک درجن سے زائد ان اسلامی اخبارات اور رسائل کے تازہ شمارے بھی لگائے گئے تھے جو یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ۔ مشرق قریب اور مشرق بعید کے مختلف ملکوں میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام وہاں کی مقامی زبانوں میں شائع ہوتے ہیں۔ ان میں سے (۱) امریکہ کا "مسلم سن رائز"۔ (۲) سوئٹزرلینڈ کا "ڈیر اسلام" بزبان جرمن (۳) مشرقی افریقہ کا "ایسٹ افریقن ٹائمز" نیروبی بزبان انگریزی (۴) "مُوپِنزی یا موُنگو" (محبت الٰہی) نیروبی بزبان سواحیلی (۵) "ڈیوٹزی لیئڈیو اسلام" (اسلام کی آواز) کمپالہ بزبان لوگنڈا (۶) "دی ٹروتھ" نائیجیریا بزبان انگریزی (۷) "افریقن کریسنٹ" بزبان انگریزی سیرالیون (۸) "احمدیت" بزبان انگریزی ٹرینیڈاڈ (۹) "دی میسج" سیلون بزبان انگریزی سنہالیز و تامل (۱۰) "دعوتیہ" سیلون بزبان تامل (۱۲) "اسلامیہ سودرین" (نیر اسلام) سیلون بزبان تامل (۱۳) "البشریٰ" بزبان عربی فلسطین (۱۴) ریویو آف ریلیجنز بزبان انگریزی ربوہ شامل تھے۔ ان میں سے اکثر اخبار اور رسالے ایسے ہیں جو ان ممالک میں واحد اسلامی اخبار شمار ہوتے ہیں۔

الغرض وکالت تبشیر کی یہ تبلیغی نمائش ہر لحاظ سے بہت مفید معلومات افزا اور ازدیاد ایمان افروز تھی۔ اس میں نہ صرف یہ کہ دنیا کے کناروں تک تبلیغ اسلام اور تعمیر مساجد کے ایمان افروز مناظر دکھائے گئے۔ بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی مبشر اولاد اور صحابہؓ کے نہایت نایاب فوٹو بھی پیش کئے گئے۔ پھر معلوماتی چارٹس اور نقشوں نے اس کی علمی افادیت میں اضافہ کیا اور دنیا کی متعدد زبانوں میں شائع کردہ اسلامی لٹریچر کے نمونے اور بھی زیادہ ازدیادِ ایمان اور ازدیادِ علم کا باعث ہوئے۔ وکالت تحریک جدید کا کمیٹی روم دراصل اس کے لئے ناکافی تھا۔ یہ تمام تصاویر۔ نقشے اور کتابیں اگر کسی بڑے ہال میں نمائش کے لئے رکھی جاتیں تو ایک وقت میں بہت زیادہ لوگ اس سے استفادہ کر سکتے تھے۔ لوگ امسال بھی ہزاروں ہزار کی تعداد میں اس سے مستفید ہوئے لیکن انہیں جگہ کی تنگی کے باعث قدرے انتظار کرنا پڑا۔ امید ہے آئندہ سال منتظمین کسی وسیع تر جگہ میں نمائش کا اہتمام کریں گے۔

بزم حسن بیان قادیان کے تیسرے اجلاس کی مختصر روئداد

قادیان ۹ر جنوری۔ سیدی حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے ارشاد گرامی کے ماتحت حال ہی میں جس "بزم حسن بیان" کا قیام عمل میں آیا ہے اس کا تیسرا اجلاس آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل (امیر مقامی) منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدر آباد) اور نظم مکرم یونس احمد صاحب اسلم) نے کے بعد خاکسار نے بزم کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب مبلغ وقف جدید نے "تبلیغ کی اہمیت" پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی ہے۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق ثریا پر جا پہنچے ایمان کو واپس لانا آپ کے ذمہ تھا۔ چنانچہ آپ نے اسکی داغ بیل ڈالدی۔ اور ایک جماعت تیار کر کے ایک لائحہ عمل اس کے سامنے رکھ دیا۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ اس عظیم کام کی سرانجام دہی کیلئے کوشش کریں اور تبلیغ کو اپنا دائمی شعار بنا لیں۔

اسکے بعد مکرم مولوی برکت علی صاحب درویش نے "پیدائش انسانی کی غرض وغایت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم نے اس کی تعیین وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون میں فرما دی ہے اور یہی انسان اور دیگر حیوانات کے درمیان ایک مابہ الامتیاز ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اسکے مطابق بنائیں۔

اسکے بعد مکرم نذیر احمد صاحب پٹواری درویش نے "اسلام کا خدا" کے موضوع پر تقریر کی جس میں خدا تعالیٰ کے رب العلمین کی صفت کو پیش کر کے بتایا کہ اسلام ایک ایسے زندہ خدا کو پیش کرتا ہے جو ہماری روحانی اور جسمانی ربوبیت فرماتا ہے اور تمام قوموں اور تمام زمانوں پر اس کی یہ صفت حاوی ہے۔

اسکے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ فاضل نے بزم حسن بیان کے قیام کی "غرض وغایت" کی عمدہ پیرایہ میں وضاحت کرتے ہوئے ثم ان علینا بیانہ کے ارشاد خداوندی کی لطیف تشریح فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اس بزم کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام "حسن بیان" کے مطابق تجویز کیا گیا ہے۔ بزم کی اہمیت تو اسی سے ظاہر ہے کہ سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے ایک خاص ارشاد کے ماتحت اس کا قیام عمل میں آیا ہے اور حضور ہی اس کے لئے ہدایات بھجوا رہے ہیں۔ فاضل مقرر نے جمع قرآن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ان علینا جمعہ اور پھر اسکی وسیع اشاعت کے لئے دوسرے ارشاد ثم علینا بیانہ کی نہایت عمدہ تفسیر بیان کر کے احباب کو اس بزم کے پروگراموں میں حصہ لینے کی طرف متوجہ فرمایا۔

آخری تقریر محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔اے نے "زندہ خدا پر ایمان" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ دنیا کے تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ وہ بھولی بھٹکی دنیا کی رہنمائی زندہ خدا کی طرف کریں۔ چنانچہ انبیاء کرام کی زندگیوں میں ان کی تمام تر جدوجہد کا محور یہی رہا۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ان تمام انبیاء کی نصرت کے لئے آسمان سے ایسے ایسے نشانات ظاہر فرمائے کہ دنیا زندہ خدا پر ایمان لانے کیلئے مجبور ہو جاتی رہی اور قرآن و حدیث اور تاریخ اسلام اس قسم کے ایمان افروز معجزات و نشانات سے بھری پڑی ہے اور پھر ہمارے سامنے تاریخ احمدیت موجود ہے جس میں ہم متواتر ستر سال سے لاتعداد نشانات دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں۔ آخر پر حضرت صدر اجلاس نے بزم کے ان پروگراموں پر خوشی کا اظہار فرمایا اور نو آموز مقررین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور دعا کے بعد یہ اجلاس سوا نو بجے شب ختم ہوا۔ خاکسار رفیق احمد گجراتی سیکرٹری بزم حسن بیان۔ قادیان

علاقہ بہار میں مبلغ سلسلہ کا کامیاب دورہ

مختلف مقامات میں تبلیغی و تربیتی تقاریر

(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

رانچی میں قیام اور تبلیغی و تربیتی جدوجہد

دوران قیام رانچی بعض مقامی غیر از جماعت دوستوں کو انفرادی طور پر احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع ملا۔

مورخہ ۱۷ر دسمبر کو مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے کھانے پر بعض افسران کو بھی مدعو کیا تھا۔ اس موقعہ پر قریباً ایک گھنٹہ تک تحریک احمدیت کی یورپین ممالک میں کامیاب تبلیغ کے وجوہات کے متعلق خاکسار نے وضاحت کی۔ جس میں دجالی فتنہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ دور میں دجالی فتنہ کا ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق چودھویں صدی کے علماء میں عقائد فاسدہ کا نفوذ اور مسیح موعود علیہ السلام کا کسر صلیب وغیرہ کی تشریحات کر کے بتایا کہ صلیبی عقائد کی کامل تردید احمدیت کے سوا فی زمانہ کوئی فرقہ پیش نہیں کر سکتا اور حدیث شریف میں بھی یہ کام مسیح موعود کا ہی قرار دیا گیا ہے۔ نبوت کے متعلق بعض سوالات کے جوابات بھی دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر رہا۔ دوران قیام میں چندہ جات کی اہمیت اور ادائیگی کے متعلق توجہ دلائی جاتی رہی۔

جمشید پور

۱۹ر دسمبر کے خطبہ جمعہ میں قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العٰلمین کی تشریح کرتے ہوئے مالی قربانیوں کی اہمیت اور موجودہ دور میں اس کی خاص اہمیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

مورخہ ۲۰ر دسمبر بعد نماز مغرب مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب سیکرٹری تبلیغ کے مکان پر ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا غیر احمدیوں کو بھی اطلاع کر دی گئی تھی۔ کچھ غیر احمدی جلسہ میں شریک ہوئے بعض غیر احمدی مستورات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔

مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب پریذیڈنٹ امیر کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالمجید صاحب امیر مقامی نے نعت پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے صداقت احمدیت کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔

۲۱ر دسمبر بعد نماز مغرب سدھ گوڑا کی طرف سے مسلم کلب کے ہال میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی پریذیڈنٹ امیر صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک "رسول کریم صلعم کا افاضہ روحانی" کے موضوع پر تقریر کی جس میں موجودہ زمانہ کے متعلق حضور کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وضاحت کی گئی۔ کسوف خسوف اور دوسرے نشانات کے ظہور کی وضاحت کی۔ آیت خاتم النبیین کی بھی تشریح کی گئی۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ اس اجلاس میں کثرت سے غیر احمدیوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا۔

۲۲ر دسمبر بعد نماز مغرب مکرم پریذیڈنٹ امیر صاحب [illegible] کے مکان پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں غیر احمدی مستورات اور معقول تعداد میں غیر احمدی مردوں نے شرکت کی۔ مکرم پریذیڈنٹ امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک والعصر ان الانسان لفی خسر... الخ کے موضوع پر تقریر کی جس میں مومنوں کی کامیاب اور منکرین کی ناکام زندگی کی متعدد مثالوں سے وضاحت کی۔ نیز مستورات میں سے حضرت مریم۔ حضرت ہاجرہ۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی مثالیں قربانی کے متعلق پیش کی گئیں اور موجودہ زمانہ میں احمدی مستورات کی قربانی اور یورپین ممالک میں تعمیر مساجد کے متعلق شاندار قربانی کی مثالیں پیش کیں۔ نیز اسلام میں عورت کی حیثیت پر بھی روشنی ڈالی گئی۔

۲۳ر دسمبر بعد نماز مغرب مکرم مولوی عبدالغنی صاحب کے مکان پر ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ امیر صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک موعود اقوام عالم کے موضوع پر تقریر کی صدارتی تقریر اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ یہ تمام اجلاسات مقامی امیر صاحب کی زیر نگرانی انجام پذیر ہوئے۔

موسیٰ بنی مائینز

۲۴ر دسمبر مکرم پریذیڈنٹ امیر صاحب اور قائد اللہ صاحب خدام الاحمدیہ جمشید پور اور خاکسار پر مشتمل ایک تبلیغی اور تربیتی وفد موسیٰ بنی مائینز پہنچا۔ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کے ملحقہ ہال میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ مکرم پریذیڈنٹ امیر صاحب صوبہ بہار کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خدام الاحمدیہ کا عہدنامہ دہرایا گیا۔ جس کے بعد قائد اللہ صاحب خدام الاحمدیہ جمشید پور نے خدام کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ اور صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کی متعدد مثالوں سے اپنے مضمون کی وضاحت کی۔ اور خدام کو نیز عزم و استقلال کے ساتھ کام کرنے کی تلقین کی۔

اس کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک خاکسار نے قرآن کریم کی آیت ان الذین کفروا ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ فسینفقونھا ثم تکون علیھم حسرۃً ثم یغلبون کی آیت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ انبیاء کا انکار کرنے والے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کے لئے اپنا مال خرچ کیا کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق وہ مال خرچ کرنا نتیجہ کے طور پر ان کے سامنے حسرۃ کا منظر پیش کر دیتا ہے۔ اور بالآخر وہ لوگ مغلوب ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلعم کے زمانہ کے مخالفین کی اور مخالفین احمدیت کی متعدد مثالوں سے اس مضمون کی وضاحت کی گئی۔ نیز اس کے مقابل پر فی سبیل اللہ خرچ کرنے والے مومنین کے مال خرچ کرنے کے نتیجہ میں جو کامیابیاں اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے۔ قرون اولیٰ اور موجودہ دور میں جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے کامیاب تبلیغ اسلام ہو رہی ہے۔ متعدد مثالوں سے اس حصہ کی وضاحت کی گئی۔ نیز مالی قربانی کے علاوہ معاشرتی نظام کو مضبوط تر کرنے کے لئے قرآن کریم نے جو اصول بیان فرمائے ہیں ان کی وضاحت کر کے احباب جماعت کو باہمی صلح محبت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی گئی۔ نیز چندوں کی اہمیت اور ان کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف احباب جماعت کو متوجہ کیا گیا۔

صدر صاحب محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی تشریح کرتے ہوئے احباب جماعت کو اطاعت کے متعلق فوائد سے آگاہ فرمایا بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

۲۵ر دسمبر بعد نماز ظہر و عصر قریباً تین بجے دن مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم پریذیڈنٹ امیر صاحب ایک اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مقامی خدام اور اطفال نے اردو اور اڑیہ زبان میں خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ قائد صاحب خدام الاحمدیہ جمشید پور نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ بعدہٗ ایک مقامی پادری صاحب نے دعوت مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشن پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے محمد رسول اللہ صلعم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی جس میں یہ ثابت کیا گیا کہ رسول کریم صلعم موجودہ دور میں کس طرح رحمۃ للعالمین ہیں مسلمانوں کی موجودہ بدحالی کی وجوہات اور قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا۔ نیز مسیح موعود اور مہدی کی بعثت کے ساتھ خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلعم نے جو برکات وابستہ قرار دی تھیں اور جو نشانات بتائے گئے تھے ان سب کا چودھویں صدی کے غیر احمدی مسلمانوں نے انکار کر دیا۔ اس لئے رسول کریم صلعم کی رحمت کے فیضان سے محروم ہو گئے۔ نیز دیگر مذاہب کی مذہبی کتب میں آخری زمانہ میں آنے والے کے متعلق جو پیشگوئیاں بتائی گئی تھیں ان کی بھی وضاحت کی گئی۔

اجلاس میں غیر احمدی مسلمان، عیسائی اور ہندو دوست کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور بہت متاثر ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

شکریہ احباب

بالآخر میں جملہ عہدیداران و افراد جماعتہائے بہار کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس دورہ میں خاکسار کے ساتھ تعاون فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خوش و خرم رکھے اور باہمی تعاون کے ساتھ خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوتھی بار ۷ر جنوری ۱۹۵۹ء کو ایک اور لڑکی عطا فرمائی ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ نوزائیدہ بچہ کی صحت اور درازی عمر کو صالحہ نیک اور خادمہ دین بنائے۔ نومولودہ سیٹھ محمد عبدالحئی صاحب آف یادگیر کی نواسی اور قاری محمد عثمان صاحب مرحوم کی پوتی ہے۔

خاکسار بشیر الدین احمد یادگیر

۲۔ خاکسار امسال امتحان بی ٹی میں شامل ہو رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

غلام محمد احمدی از چندہ پور ضلع نظام آباد

منقولات

اردو کا ٹھکانا

کرناٹک ایکیہ کرن سمتی کے قائدین نے آر دی ہیڈ پے، دی ان کی شکنکا اور بسو راج نے اعلان کیا ہے کہ وہ چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ کرناٹک میں اردو کو علاقائی زبان نہ بنا دیا جائے گا۔ کرناٹک کی سب سے بڑی اقلیت اردو داں طبقہ مشتمل ہے اور اسے اس کا یہ حق ملنا چاہیئے۔ ان قائدین نے ایک اخباری نمائندہ کو بتایا کہ کرناٹک میں اردو کے ساتھ نا انصافی ہو رہی ہے اور حکومت اس کے انداد کے لئے کوئی توجہ نہیں کر رہی ہے۔ سمتی اردو کے تعلق سے ایک ٹھوس قدم اٹھانا چاہتی ہے اور وہ اردو داں عوام کی ہر جدوجہد میں ہر وقت برابر کی شریک رہے گی۔

ہندوستان میں اردو ایک عجیب کش مکش سے دوچار ہے۔ یہ اس بیمار کی مانند ہے جسے ہسپتال میں تو داخل کر لیا گیا ہے۔ لیکن اس کے علاج سے پہلو تہی اختیار کی جا رہی ہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی اردو کے بارے میں اپنی پوزیشن واضح کر چکی ہے۔ وزارت داخلہ کے پنڈت پنت نے اس کے لفاذ کا یقین دلا دیا۔ آندھرا پردیش میں اسے حکومت کے پہلو میں جگہ دے دی گئی۔ مگر عمل کہاں ہے؟ اسکول عدالتیں، کانگرس کمیٹیاں، میونسپلٹیاں، سرکاری دفاتر، سرکاری اعلان، سائن بورڈ بدستور اردو سے محروم ہیں۔ دہلی سے اردو کو خارج کرنے کا فیصلہ ابھی حال ہی میں سنا دیا گیا ہے۔ گویا اردو کے بارے میں ہاں بھی ہے اور نہیں بھی۔ خطابات کی حد تک ہاں اور عمل کے نام پر نہیں۔

اب ہمیں اردو کے بارے میں کسی نئے اعلان کی ضرورت نہیں، صرف عمل کی ضرورت ہے۔ ایک معمولی انسان بھی اپنے قول کا پاس کرتا ہے۔ وہ قول دے کر اسے اس لئے پورا کرتا ہے کہ اس کا کیرکٹر خراب نہ ہو۔ مگر حکومت کیا؟ اس قول و عمل کا تضاد نہیں کھٹکتا۔ اگر ملک کے سنجیدہ اور انصاف پسند حضرات اس تضاد کو چیلنج کرنا شروع کر دیں تو شاید کام بن جائے اور قول کا کوئی مصرف نکل آئے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ جس قول کے پیچھے عمل نہ ہو۔ اس کا مصرف صرف نقل عام ہی ہو سکتا ہے!

(الجمعیۃ دہلی ۳/۱/۵۹)

ستیارتھ پرکاش پر پابندی

ستیارتھ پرکاش۔ آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند کی مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب میں اسلام، عیسائیت، ہندو دھرم و سکھ ازم پر بڑی دلآزار تنقیدیں کی گئی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان تنقیدات کو الگ کر کے شائع کرے تو حکومت اسے یقیناً ضبط کر لے گی۔ اس کتاب کے بارہ میں بار ہا آواز اٹھی کہ اسے ضبط کر دیا جائے مگر مذہبی تقدیس کے خیال سے اس کی ضبطی مناسب نہ سمجھی گئی۔ اب سنا ہے کہ مشرقی پاکستان میں اس کتاب پر پابندی لگا دی گئی ہے کیونکہ اس سے مختلف طبقات میں منافرت پھیلتی ہے۔ اب حیدرآباد کی آریہ سماج نے اس پابندی کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے اور حکومت ہند سے مداخلت کے لئے اپیل کی ہے۔

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم ستیارتھ پرکاش پر پابندی لگانے کا مشورہ ہرگز نہیں دے سکتے۔ دنیا میں اچھی چیزوں کی تمیز بری چیز سے ہوتی ہے۔ سیاہی نہ ہو تو سفیدی کا وجود نا ممکن ہو جاتا ہے۔ ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش کو پڑھنے کے بعد کوئی بھی سنجیدہ شخص آریہ سماج کی طرف سے نیک گمانی کا موجب نہیں ہو سکتا آریہ سماج کی تخریبی ذہنیت کو آشکار کرنے کے لئے اس کتاب کا زندہ رہنا بہت ضروری ہے۔ مہاتما گاندھی نے بھی اس کتاب کو بہت مایوس کن بتایا اور اس کی مذمت کی، مگر اس پر پابندی لگانے کا خیال ظاہر نہیں کیا۔ شکایت یہ ہے کہ بہت سے کانگرسی لیڈر سوامی دیانند کو خراج تحسین تو پیش کرتے ہیں مگر مہاتما گاندھی کی پیروی میں ستیارتھ پرکاش کے خلاف کچھ نہیں کہتے البتہ ستیارتھ پرکاش کی موجودگی میں کتاب تحفۃ الہند کا موجود رہنا بھی ضروری ہے مگر سنا ہے کہ یہ کتاب ضبط ہو چکی ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر بھی ہم ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ یہ وہ کتاب ہے جو قدیم کلچر کی پوری نمائندگی کرتی ہے اور ہمیں جدید کلچر کے ساتھ قدیم کلچر سے واقف ہونا بھی ضروری ہے۔ (الجمعیۃ دہلی ۳/۱/۵۹)

دودھ اور گائے

دہلی میں ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگانے کے سلسلے میں ایک کانفرنس حال ہی میں منعقد ہو چکی ہے۔ اس پر ایک انگریزی ماہنامہ "کیرواں" نے تبصرہ کرتے ہوئے کانفرنس کی خوب چٹکیاں لی ہیں اس نے اپنے نوٹ کے آخر میں لکھا ہے کہ دودھ زیادہ حاصل کرنے کے لئے گائے کے ذبیحہ کو ممنوع قرار دینا بالکل بے کار ہے گائے کے ذبیحہ اور دودھ کی فراوانی میں کوئی منافات نہیں، امریکہ میں گائے کا گوشت سب سے زیادہ کھایا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی وہاں دودھ بھی سب سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دودھ کی فراوانی کے لئے گائے کا ذبیحہ بہت ضروری ہے ذبیحہ کے بغیر دودھ کی پیداوار میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ منطق ہندوستان میں تسلیم نہیں کی جائے گی اور یہ بہت اچھا ہے کہ یہ منطق کسی کی سمجھ میں نہ آئے اور گائے کی (ایسی حفاظت ہو کہ وہ دودھ کا ایک قطرہ بھی میسر نہ آسکے اور ہمیں یہ جنس بھی امریکہ سے درآمد کرنی پڑے!!

(الجمعیۃ دہلی ۹/۱/۵۹)

سچی باتیں

ایک ہندوستانی مبصر کی تحقیق ہے کہ موجودہ دور میں حکومتیں بنیادی طور پر صرف ذیل کی قسموں کی ہو سکتی ہیں۔ گو ان کی ذیلی اور فرعی صورتیں اور بہت سی ہوں:۔

(۱) بادشاہت ہو

(۲) جمہوریت ہو

(۳) فوجی آمریت ہو

پھر ان تینوں پر الگ الگ تنقید کر کے آخر میں فیصلہ سوشلسٹ رنگ رکھنے والی جمہوریت کے حق میں کیا ہے۔ اس تقسیم اور اس پر تنقید سے یہاں بحث نہیں۔ کہنا صرف یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ ان تینوں کے علاوہ ایک چوتھے طرز حکومت سے آشنا رہ چکی ہے۔ اور اس کا نام "خلافت" رہا ہے۔ اس کی تاریخ کے جزئیات خیالی یا افسانوی نہیں، بڑے بڑے معتبر اور مستند مجلدات میں محفوظ ہیں۔ اور وہ اس کے گواہ ہیں کہ یہ خلافت جب تک خلافت رہی اور مسخ نہیں ہونے پائی، روئے زمین کی بہترین عادل ترین۔ شریف ترین حکومت تھی۔ جس کی نظیر نہ ماضی پیش کر سکا، اور نہ حال!

اس میں حکومت بندوں کی بندوں پر نہیں ہوتی۔ اس میں "حاکم اعلیٰ" وہ ہوتا ہے۔ جو ساری دنیا کا خالق، حاکم، مالک، و مربی ہے جو رب العالمین ہے۔ اور خلیفہ اس کے دین و رسول کا صرف نائب یا ایجنٹ ہوتا ہے۔ صرف اس کے قانون کو چلانے والا۔ اور اس کے نام کو ہر چیز پر بالا رکھنے والا۔ یہاں جھگڑا نہ کسی نسل و خاندان کا چلنے پاتا ہے اور نہ کوئی تفریق گورے کالے، ترک و تاتار، عرب و عجم، حبشی و رومی، آقا و غلام، سرمایہ دار و مزدور کی ابھرنے پاتی ہے۔ اور یہ خلیفہ جس طرح چھتر و تاج سے بے نیاز رہتا ہے اسی طرح تخت و مسند زرنگار سے! وہ خود اور اس کے کارندے اپنے کو جواب دہ نہ امیروں وزیروں کے سامنے پاتے ہیں۔ نہ ایوان نمائندگان کے آگے۔ بلکہ صرف دلوں کے بھیدوں کو جاننے والے اور حاضر و غائب پر یکساں نظر رکھنے والے کے حضور میں۔ اور اسی لئے قدرتاً نا آشنا ہوتے ہیں رشوت و خیانت سے۔ جعل و فریب سے۔ ظلم و شقاوت سے۔ کبر و رعونت سے۔ سکہ اس ملک میں صرف عدل و امانت کا چلتا ہے ۔۔۔ تاریخ کا وہی دور جس کو حسرت کے ساتھ گاندھی جی یاد کرتے رہتے تھے۔

(صدق جدید ۲/۱/۵۹)

جمہوریت حکومت و ریاست

(بقیہ صفحہ نمبر ۱) ——

افلاطون جس کا زمانہ ساڑھے چار سو سال قبل مسیح بتایا جاتا ہے۔ اس کے عہد میں جمہوریت کا بول بالا تھا۔ یونان میں جمہوری حکومت قائم تھی۔ مگر وہ جمہوریت انسانیت اور انسانی ثقافت کے راستہ میں روک بن گئی تھی۔ اس لئے اس نے اپنی کتاب "ریاست" میں حکومت کا جو نقشہ کھینچا وہ ذہن انسانی کو آمریت کی طرف لے جاتا ہے۔ سقراط جس نے افلاطون کی تربیت میں نمایاں حصہ لیا وہ بھی جمہوریت سے بیزار تھا۔ اس بیزاری کی وجہ یہ تھی کہ اس عہد میں جمہوریت پر نا اہل لوگ چھا گئے تھے اور جمہوریت اجتماعی زندگی میں کوئی مفید کردار ادا نہیں کر رہی تھی۔ اسی لئے جمہوریت کے بعد دنیا میں آمریت کا دور آیا اور ایک لمبے عرصہ تک دنیا کے اکثر حصوں میں شخصی حکومت قائم رہی۔ اسلام نے جمہوریت اور آمریت کے درمیان ایک دوسرا نظام جاری کیا۔ جس کو "نظام خلافت" کہتے ہیں۔ جو جمہوریت و آمریت کے بہترین اصول پر مبنی ہے۔

۱۹۵۸ء جو ہمیں فنی و صنعتی ترقی کا ایک تحفہ دے کر رخصت ہو گیا اسی سال حکمرانی کے متعلق بھی اہل حل و عقد کے نظریات میں بہت سے انقلابات آئے۔ جا بجا جمہوریت کی جگہ آمریت نے لی۔ اور جگہ جگہ مغربی طرز جمہوریت نے شکست کھائی حتیٰ کہ اب ایشیا میں صرف تین ممالک جمہوری اقدار کے حامل رہ گئے ہیں یعنی ہندوستان جاپان اور اسرائیل اس انقلاب سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کا مستقل علاج جمہوریت میں ہے نہ آمریت میں۔ بلکہ اس کے بین بین کوئی نظام ہونا چاہیئے اور وہ نظام خلافت ہے۔ اس لئے ہم دنیا کو ۱۹۵۹ء کے آغاز میں نظام خلافت قائم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

نظام خلافت اگر اس دعوت پر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ۱۹۵۸ء کے اندر سیاسی افکار میں جو تغیرات آئے وہ خود اس دعوت اسلامیہ کے محرک ہیں۔ اس سال کے سیاسی حالات کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہو گا کہ ساری دنیا ایک وحدت کی طرف آ رہی ہے۔ رنگ۔ نسل اور خون کا امتیاز مٹتا جا رہا ہے۔ مجلس اقوام متحدہ نے انسانی حقوق پر جو کتابچہ شائع کیا ہے وہ تمام بنی نوع انسان کو اسی مساوات کی طرف لا رہا ہے جس کی اسلام نے دعوت دی تھی۔ اسلام نے سیاسی طور پر ساری دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنے کا جو نظریہ پیش کیا تھا۔ اس کا ایک ظہور مجلس اقوام متحدہ کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ بُعد مسافت اور دوری کی کوئی حقیقت نہیں رہی۔ انسان کی سائنسی ترقیوں نے دوری کی وحشت لوگوں کے دلوں سے نکال دی۔ اور اب م ۴

لازمی چندہ جات

نظارت بیت المال کی طرف سے سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں ان کے لازمی چندہ جات کی آٹھ ماہی آمد اور بقایا کی پوزیشن سے اطلاع دیتے ہوئے انہیں تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ وہ اپنے ذمہ نسبتی بجٹ آمد کے مقابل پر جس قدر کمی رہ گئی ہے اسے جلد از جلد پورا کرنے کی فکر کریں تا آخر مالی سال تک سو فی صدی ادائیگی ممکن ہو سکے۔ موجودہ مالی سال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں اور آمد کی موجودہ رفتار کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جماعتوں کے نام ان کے ذمہ بجٹ کا بیشتر حصہ ابھی تک بقایا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے کما حقہٗ ادا کرنے کی طرف متوجہ ہو۔ جماعت کے امراء۔ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ وہ مالی فرائض کی ادائیگی میں عملی قربانی کا اعلےٰ نمونہ پیش کریں اور اپنی اپنی جماعتوں سے سست اور بقایا دار دوستوں کو بیدار اور ہوشیار کرنے کی پوری جد وجہد کریں۔ یہ وقت غفلت اور سستی کا نہیں ہے۔ بلکہ قربانی کے میدان میں اپنا قدم بڑھا کر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کا ہے۔

مجھے پوری امید ہے کہ جملہ مخلصین جماعت فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ جنوری ۱۹۵۹ء میں ختم ہے

- نمبر ۱۲۲۴ مکرمی ماسٹر قمر علی صاحب سمبلپور (اڑیسہ) ۲۸ جنوری ۵۹ء
- نمبر ۱۹۲۰ " محمد عارف خاں صاحب کلکتہ (کلکتہ) " "
- نمبر ۱۲۲۶ " بی اے رزاق صاحب بمبئی ۳ " "
- نمبر ۱۲۲۷ " کے پی آسو صاحب کالیکٹ ۲ کیرالہ " "
- نمبر ۱۲۵۳ " محمد ابراہیم صاحب شینڈرہ (کشمیر) " "
- نمبر ۱۲۵۹ " راجہ بشیر احمد خاں صاحب کولگام " "
- نمبر ۱۲۲۹ " غلام نبی صاحب پڈر کنہ پوریہ " "
- نمبر ۱۴۰۰ " منور احمد خاں صاحب صالح نگر (یوپی) " "
- نمبر ۱۵۵۵ " راجہ مظفر خاں صاحب سندہ برالٹی کشمیر " "
- نمبر ۱۲۸۰ مکرمی سید حمید الدین صاحب جمشید پور (بہار) ۲۸ جنوری ۵۹ء
- نمبر ۱۲۸۸ " انجمن احمدیہ دہلی (یو۔پی) " "
- نمبر ۱۵۵۹ " سید منظور احمد صاحب بھونیشور (اڑیسہ) " "
- نمبر ۱۲۳۶ " بیگم بدو صاحبہ ہیہ جعفر صاحب ہبلی (بمبئی) " "
- نمبر ۱۲۴۹ " محمد شریف صاحب احمدی کوئیٹ (پرشین گلف) " "
- نمبر ۱۳۴۸ " رسول بخش صاحب پاکر (بہار) " "
- نمبر ۱۴۹۵ مکرمہ شوکت جہاں بیگم صاحبہ مونگیر (بہار) " "
- نمبر ۱۵۰۴ مکرمی مولوی نور الدین صاحب کیل قنوا پور (دکن) " "
- نمبر ۱۵۲۰ " شیخ صالح محمد صاحب احمدی ممباسہ (افریقہ) " "
- " شبیر احمد صاحب نیو دہلی (دہلی) " "

اعلان دعا

میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی ربوہ درخواست کرتے ہیں کہ ان کے صاحبزادے منور اختر نے لندن میں بیرسٹری کا امتحان دیا ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ مورخہ ۲۴ر جنوری کو نکلنے والا ہے۔ ان کے ایک پرچہ میں کچھ کمزوری رہ گئی ہے۔ چونکہ دعا "غیر ممکن کو بھی ممکن سے بدل دیتی ہے" اس لئے احباب جماعت اور درویشان کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو اعلےٰ نمبروں پر نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اور اس کا وجود دین و دنیا کے لئے نافع بنائے۔ آمین۔

عبد القادر دہلوی

ہو۔ نتیجۃً معنوں میں سارے ممالک ایک ہمسایہ کی طرح ہو گئے ہیں۔ ذرا تصور تو کیجیئے کہ یہی راکٹ جو ابھی فضا کی طرف بلند ہو رہے ہیں۔ اگر ان میں کچھ اور اصلاح ہوئی اور وہ انسان کو لے کر ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک جانے کے قابل ہو گیا تو پھر مسافت کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے۔ آدمی ایک گھنٹہ میں امریکہ سے روس اور روس سے امریکہ پہنچ جائیگا۔ اور ایک ہفتہ میں چاند کی سیر کر کے واپس آجائیگا۔ ان حالات میں جدا جدا مملکت کا تصور کیا معنے رکھتا ہے۔ اس وقت جدائی۔ انفرادیت اور خود مختاری کا وہی مفہوم ہو سکتا ہے جو ایک ملک کے اندر صوبوں کا ہے۔ آج جس طرح سارے صوبے اپنے بعض حقوق مرکز کے حوالے کر دیتے ہیں۔ جیسے امور خارجہ۔ دفاع اور خزانہ اسی طرح اب وقت آرہا ہے کہ سارے ممالک عالم اپنے بعض حقوق ایک با اختیار مجلس کے سپرد کر دیں گے۔ جس کا ایک ادنیٰ سا نمونہ مجلس اقوام متحدہ میں نظر آرہا ہے۔ نظام خلافت تمام ممالک عالم حقوق کو اسی وحدت و نقطہ اتحاد کی طرف لانا چاہتا ہے۔ اور یہی وہ دعوت ہے جو پہلے تنہا اسلام دنیا کے سامنے پیش کرتا تھا۔ مگر اب اسلام کے ساتھ اقتضاء زمانہ بھی یہ دعوت پیش کر رہا ہے۔ جس دن اسلام قدرت اور فطرت کا یہ منشار پورا ہوا۔ وہی ظہور حکومت الٰہیہ۔ اقامت دین اور تکمیل اشاعت کا دن ہوگا۔

قضا و آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

نیا سال اور ہماری ذمہ داریاں

عہدیداران اور احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں

موجودہ مالی سال کے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں۔ ابھی متعدد جماعتیں اور کئی ایک احباب ایسے ہیں جو باوجود نظارت ہذا کی طرف سے بار بار توجہ دلائے جانے کے اپنے مالی فرائض کی ادائیگی میں غفلت برت رہے ہیں۔ بعض کی طرف سے چندہ جات کی ادائیگی برائے نام ہے۔ اسی طرح متعدد جماعتوں کی طرف سے بعض احباب کے متعلق ان کی چندوں میں بے قاعدگی اور بے شرح ادائیگی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ایسی مثالیں خواہ کتنی بھی کم کیوں نہ ہوں نظر انداز نہیں کی جا سکتیں احباب جماعت پر مالی قربانیوں کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنے کے لئے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندے میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کرے گا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ ہو پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے بھی حصہ ملے گا اور پھر میری دعاؤں میں بھی وہ حصہ دار ہوگا"

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ نئے شروع ہونے والے سال میں جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا ہر فرد اپنی مالی ذمہ داری کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے عملی قربانی اور جد وجہد کے لئے اپنے اندر ایک نیا عزم اور نیا ولولہ پیدا کرے اور اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دے۔ کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے۔

جماعتوں کے امراء۔ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ پہلے خود مالی قربانی کا احساس کرتے ہوئے اعلےٰ نمونہ پیش کریں۔ اور اپنے اپنے حلقہ میں جماعتوں کو بیدار اور منظم کریں۔ تا کسی جماعت میں کوئی فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جو نادہندہ بقایا دار یا بے شرح ہو۔

اللہ تعالےٰ نئے شروع ہونے والے سال کو تمام احباب جماعت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور ہم سب کو اس بات کی توفیق بخشے۔ کہ ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر سمجھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء مبارک کے مطابق انہیں ادا کرنے والے بن سکیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

اخبار دی سنٹینل رانچی کے لئے ایک نمائندہ کی ضرورت

ہفتہ وار اخبار "دی سنٹینل" رانچی جو بہار کے محترم دوست جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے کے لئے ایک نمائندہ کی ضرورت ہے جو کہ انگریزی جانتا ہو۔ اور معمولی ہندی اور اردو سے بھی واقفیت ہو۔ ... ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ سفر کی صورت میں باقاعدہ سفر خرچ اور الاؤنس دیا جائے گا۔ ضرورت مند دوست اپنی درخواست منیجر اخبار دی سنٹینل "آشیانہ" رانچی کے پتہ پر جلد از جلد ارسال کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خبریں

امبیڈکر نگر ۱۱ر جنوری۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آج کانگریس کے صدر شری یو این ڈھیبر کا استعفیٰ منظور کر لیا۔ اور ان سے درخواست کی کہ جب تک نیا چناؤ نہیں ہو جاتا تب تک وہ کام چلاتے رہیں۔

لدھیانہ ۱۱ر جنوری۔ بھارتیہ جن سنگھ نے ۱۵ر جنوری سے ۲۱ر جنوری تک اناج کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی روک تھام کے لئے پنجاب سرکار کے خلاف بطور پروٹسٹ صوبہ کے مختلف شہروں میں مشعلوں کے جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔

دلی ۹ر جنوری۔ پرجا سوشلسٹ پارٹی کے ایک جلسہ میں جو آج شام جامع مسجد پر منعقد ہوا مسٹر اجیت پرشاد کی فوری برطرفی کا مطالبہ کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ وہ ملک کے اندر عموماً اور دلی کے اندر خصوصاً غذا کی صورت حال پر قابو پانے کے نااہل ثابت ہوئے ہیں۔ جلسہ میں ایک قرارداد پیش کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ غذائی قلت اور آٹے کی قیمتوں میں اضافہ کی تحقیقات کی جائے نیز حکومت ملوں کو ضبط اور ان لوگوں کے اسٹاک پر قبضہ کرے جو گیہوں کو دلی سے باہر بھیجنے اور اس کا ذخیرہ کرنے کے لئے ذمہ دار ہیں۔

امبیڈکر نگر ۹ر جنوری۔ دلی میں غذائی قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے اور غلہ کی مناسب قیمتوں پر بہم رسانی کے لئے حکومت ہند نے فوری اقدامات کئے ہیں۔ یہ اطلاع مرکزی وزیر خوراک مسٹر اجیت پرشاد جین نے دلی کے ان کانگریسیوں کو دی جو اس وقت اجلاس کانگریس میں شریک ہیں۔ اور جنہوں نے کل وزیر خوراک سے ملاقات کی۔

امبیڈکر نگر ۹ر جنوری۔ یہاں سرکردہ کانگریسیوں کی طرف سے تجویز پیش کی گئی ہے کہ مسٹر ڈھیبر کے مستعفی ہونے کی صورت میں خود پنڈت نہرو عارضی طور پر کانگریس کی صدارت کے فرائض سنبھال لیں۔ لیکن ابھی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پنڈت نہرو اس کے لئے رضامند ہوں گے یا نہیں۔ مسٹر ڈھیبر سے جو شخص بھی صدارت کا چارج لے گا وہ عارضی طور پر صرف آٹھ ماہ کی مدت تک اس عہدے پر رہے گا۔ اور اس سال کے اختتام پر نئے ڈیلیگیٹ صدر کا انتخاب کریں گے۔

کراچی ۱۲ر جنوری۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کی اطلاع ہے کہ روس نے پاکستان کو امریکہ کے ساتھ مجوزہ فوجی معاہدہ کے سلسلہ میں وارننگ دی ہے۔ اور اس معاہدہ کو روس کی سلامتی کے لئے خطرہ قرار دیتے ہوئے پاکستان سے اس بارہ میں وضاحت طلب کی ہے۔

چنڈی گڑھ ۱۲ر جنوری۔ پنجاب کے وزیر خوراک شری موہن لال جی نے آج بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے الزام لگایا ہے کہ بعض سیاسی پارٹیوں کے لیڈر خوراک کی صورت حال کو ناجائز سیاسی مقصد برآری کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۲ر جنوری۔ یہاں ۱۷ اور ۱۸ر فروری کو مختلف صوبوں کے خوراک منسٹروں کی ایک کانفرنس میں ملک کے غذائی مسئلہ پر غور ہوگا۔

ماسکو ۱۲ر جنوری۔ روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار پراودا نے چاند سے آگے نکل جانے والے راکٹ کے متعلق تفصیلات شائع کی ہیں۔ اخبار نے بتایا ہے کہ راکٹ میں جو سب کے سب آلات لگائے گئے تھے وہ پروگرام کے مطابق کام کرتے رہے۔ ٹرانسمیٹر راکٹ کے راستہ کا برابر پتہ دیتا رہا۔ اس راکٹ سے سگنلوں کے ذریعہ جو اعداد و شمار ملے ہیں ان کی جانچ کی جائے گی۔ اور اس کے بعد وہ شائع کئے جائیں گے۔ اور خلا میں راکٹ چھوڑنے سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ انسان خلائی دور میں شامل ہو گیا ہے اور اب خلا میں انسان کو بھیجنا اور واپس لانا ممکن ہو سکے گا۔

امرت سر ۱۲ر جنوری۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ لاہور اور ننکانہ صاحب میں مقدس گوردواروں کی یاترا کے بعد آج شام واپس امرت سر لوٹ آئے۔

جالندھر ۱۲ر جنوری۔ بھو دان تحریک کے پندرہ روزہ رسالہ سروودے وچار پتر کا میں تحریک کے بانی آچاریہ ونوبا بھاوے کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بھارت اور پاکستان کو کہا ہے کہ وہ باہمی منافرت اور عداوت پر جو خرچ کر رہے ہیں۔ اسے بند کر دیں۔ اور اپنی خارجہ پالیسی ایک کر لیں۔ تو وہ نہری پانی اور باقی دوسرے جھگڑے نپٹانے کو تیار ہیں۔ اُن کا بیان حسب ذیل ہے:-

”بھارت پاکستان کے حملہ سے ڈرتا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف تین سو کروڑ روپیہ ہر سال فوج پر خرچ کر رہا ہے۔ اسی طرح پاکستان بھی ہندوستان سے ڈرتا ہے اور ایک سو کروڑ سالانہ لشکر پر خرچ کرتا ہے۔ اس طرح دونوں بھائی مل کر اس سرزمین ہندو پاکستان کا چار سو کروڑ روپیہ ایک دوسرے کی عداوت پر خرچ کرتے ہیں۔“

نئی دہلی ۱۲ر جنوری۔ سپریم کورٹ نے آج گاندھی ہتیا کیس کے ملزم گوپال ونائک گوڈسے کی جسے اس سلسلہ میں عمر قید کی سزا ہوئی تھی ہیبیس کارپس درخواست مسترد کر دی۔ گوپال گوڈسے نے اپنی درخواست میں لکھا تھا کہ اگر اس کی سزا میں جیل قواعد کے تحت ملنے والی معافیوں کا حساب کیا جائے تو اسے ۲۲ر جولائی ۱۹۵۷ء کو رہا ہو جانا چاہیئے تھا مگر اسے ابھی تک رہا نہیں کیا گیا۔ ۲۲ر جولائی ۱۹۵۷ء کے بعد اس کی اب تک کی نظر بندی غیر قانونی اور ناجائز ہے۔ مگر سپریم کورٹ نے اس کا یہ دعوےٰ نامنظور کر دیا ہے اور ہیبیس کارپس درخواست مسترد کر دی۔ سپریم کورٹ نے تین مارچ ۱۹۵۸ء کو بھی گاڈسے کی ایک درخواست مسترد کی تھی۔ یاد رہے کہ گوپال گاڈسے کے بڑے بھائی نتھو رام گاڈسے کو گاندھی جی کی ہتیا کے مقدمہ میں سزائے موت دی گئی تھی۔

لاہور ۱۰ر جنوری۔ بوگس کلیموں کے خلاف حکومت پاکستان کی مہم کے نتیجہ میں ۳۱ر دسمبر تک ایک ارب روپے کے جھوٹے کلیم واپس لئے گئے ہیں۔ خیال ہے کہ نظر ثانی کے بعد کلیموں کی کل مالیت ۲ ارب رہ جائے گی۔

نئی دلی ۱۰ر جنوری۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ عراق نے معاہدہ بغداد کی چوتھی سالگرہ پر معاہدہ مذکورہ سے علیٰحدہ ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ معاہدہ بغداد کی چوتھی سالگرہ آئندہ ماہ ہے۔ اس طرح معاہدہ بغداد اپنے کلیدی ملک کی رکنیت سے محروم ہو جائے گا۔

لاہور ۱۰ر جنوری۔ مسٹر قمر الاسلام ریونیو بورڈ نے بتایا کہ گذشتہ چند دنوں میں ۸ کروڑ روپے کی مزید آمدنی ظاہر کی گئی ہے۔ اس طرح ظاہر کردہ خفیہ آمدنی کی مجموعی رقم ایک ارب ۱۷ کروڑ روپے ہو گئی ہے۔ اس میں مشرقی پاکستان سے صرف ۸ کروڑ روپے کی خفیہ کی اطلاع ملی ہے۔ مغربی پاکستان کی شمالی حصہ سے ۳۵ کروڑ اور جنوبی حصہ سے جس میں کراچی بھی شامل ہے ۷۴ کروڑ روپے کی آمدنی ظاہر کرنے کی اطلاع ملی ہے۔

کراچی ۱۰ر جنوری۔ حکومت پاکستان نے اسلامی جمعیت الطلباء اور نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن پر پابندی لگا دی ہے اور کراچی میں طلباء کی انجمنوں کے دفاتر بند کر دیئے ہیں۔ طلباء کی طرف سے کل جو یوم شہداء منایا جانے والا تھا وہ بھی ملتوی ہو گیا۔ طالب علم نامی پرچہ بھی ضبط کر لیا گیا۔ ان جماعتوں پر پابندی کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ وہ سیاسی رجحانات رکھتی ہیں۔

۸۰ صفحہ کا رسالہ

مقصد زندگی

و

احکام ربانی

کارڈ آنے پر

مُفت

عبد الله الٰہ دین سکندر آباد دکن

۲۲ صفحہ کا رسالہ

اسلام کا ایک عظیم الشان معجزہ

تمام جہان کے لئے عموماً

اور

سکھ و ہندو اقوام کیلئے خصوصاً

کارڈ آنے پر مُفت

ارسال کیا جاتا ہے

عبد الله الٰہ دین سکندر آباد دکن

قادیان کے قدیمی دواخانہ کے مفید مجربات

حبوب اطہرار۔ اطہرا کی موذی مرض کا یہ پچاس سال سے زائد عرصہ کا مجرب اور مفید نسخہ ہے۔ اس کے استعمال سے جملہ نقائص دور ہو کر صحت مند اولاد ہوتی ہے۔ قیمت مکمل کورس ۳۱ روپے۔ قیمت ۵۰ گولی -/۲۵/۲ روپے۔

شباکس۔ ملیریا۔ بخار۔ تلی۔ جگر اور معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ہے۔ کونین کے جملہ فوائد اس میں موجود ہیں اور اس کے نقصانات سے پاک۔ قیمت فی شیشی ۲/- روپے۔

اکسیر نزلہ۔ پرانے نزلہ اور زکام کو جڑ سے اکھیڑنے والی مفید عام اور زود اثر دوائی قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے۔

نوٹ:- دیگر مفید اور زود اثر ادویات کی فہرست ہم سے مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

پرچا ترمی ونش ہالیہ دواخانہ خدمت خلق) قادیان پنجاب